فائنل شرح نخبۃ الفکر (سوالا وجوابا)

مدرس:: مولانا عمر مدنی سینئر مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

🌹 🖋 محمد صائم عطاری 🖋 🌹

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو شرح نخبۃ الفکر کے نوے فیصد سے زیادہ نصاب کے سوالا جوابا نوٹس مل جائیں گے۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے نمبر پہ رابطہ کریں۔۔۔۔

(1) شرح وقایہ ((کتاب الجہاد))(2)حسامی ((باب القیاس))(3)تیسیر مصطلح الحدیث(4)القصائد المنتخبہ(5) فقہ السیرہ(6)منہاج العابدین مکمل(7) تفسیر بیضاوی ((ششماہی اول وثانی))(8)ہدایہ جلد اول ودوم(9) النور المبین مکمل(10)فتح المنان(11)مناظرہ رشیدیہ(12)اجابۃ الغوث(13)اصول الدعوہ والارشاد (14)الفقہ الاکبر مکمل(15)العربیہ للطالبین المستوی الرابع(16)موطاامام محمد(17)موطاامام مالک(18) ہدایہ جلد سوم وچہارم(19)توضیح وتلویح(20) تحقیق وتدوین(21)شرح عقائد نسفیہ ششماہی اول ودوم (22)شرح معانی الآثار(23)اصول وراثت(24)السراجی(25)میزان الادیان بالاسلام

03238599095

🌹🖊 **محمد صائم عطاری** 🖊🌹

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال:: کتاب کے شروع میں جن القابات کا ذکر ہے کیا مصنف نے وہ القابات خود اپنے لیے اختیار کیے ہیں؟

جواب::: جی نہیں بلکہ یہ القابات ان کے شاگردوں نے لگائے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: شیخ کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب:::اس کے بارے میں تین اقوال ہیں:::

(1)جس کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔

(2)جس میں بڑھاپے کے آثار نمایاں ہوں۔۔۔۔۔۔

(3)وہ شخص جو کسی فن میں ماہر ہو۔۔۔۔۔۔

سوال::: مصنف کے لیے لفظ """فرید"""کا استعمال کیوں کیا؟؟؟

جواب::: فرید اس واحد موتی کو کہتے ہیں جو سیپی میں پایا جاتا ہے، پس مصنف بھی اپنے زمانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے لہذا ان کو فرید سے ملقب کر دیا گیا۔۔۔۔۔۔

سوال:::ابن حجر کو ابن حجر کہنے کی کیا وجہ ہے؟؟؟

جواب:::اس کی تین وجوہات ذکر کی گئی ہیں:::

(1)آپ کے نسب میں پانچویں نمبر والے شخص کا نام حجر تھا جس کی وجہ سے آپ کو ابن حجر کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

(2)آپ کی رائے پتھر کی طرح مضبوط ہوتی تھی اس لیے آپ کو ابن حجر کہا جانے لگا۔۔۔۔۔۔

(3)آپ کے پاس کثیر مقدار میں سونا چاندی موجود تھا، چونکہ سونا چاندی زمین کی جنس سے ہے اور پتھر بھی زمین کی جنس سے ہے پس اس مناسبت کی وجہ سے آپ ابن حجر کہلائے۔۔۔۔۔۔

سوال::: حی اور قیوم کا مطلب بیان کریں۔۔۔۔۔

جواب::: حی کا مطلب ہے جو خود سے زندہ ہو اور دوسروں کو زندہ کرے، قیوم اس کو کہتے ہیں جو خود قائم ہو اور دوسروں کو قائم کرنے والا ہو۔۔۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے اپنے خطبے میں شہادت کا ذکر کیوں کیا؟؟؟

جواب::: اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے""ہر وہ خطبہ جس میں شہادت نہ ہو وہ جذام شدہ ہاتھ کی طرح ہوتا ہے""۔۔۔۔۔۔

اس وجہ سے مصنف نے خطبہ میں شہادت کا التزام کیا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: آل محمد میں کون کون لوگ شامل ہیں؟؟؟

جواب::: اس کے بارے میں کئی اقوال ہیں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:::

(1)آل محمد میں تمام بنو ہاشم شامل ہیں۔۔۔۔۔

(2)آل محمد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد، ازواج، داماد اور خادمین شامل ہیں۔۔۔۔۔۔

(3)تیسرا قول یہ ہے کہ ہر متقی پرہیزگار مسلمان آل میں شامل ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: اصول حدیث پہ سب سے پہلے کس نے کون سی کتاب لکھی؟؟؟ نیز اس میں کیا کمی تھی؟؟؟

جواب::: سب سے پہلے اصول حدیث پہ کتاب لکھنے والے""قاضی ابو محمد رامہرمزی""ہیں اور ان کی کتاب کا نام""المحدث الفاصل""تھا لیکن یہ کتاب پورے فن کو محیط نہیں تھی۔۔۔۔۔

سوال::: امام حاکم نے جو اصول حدیث پہ کام کیا اس میں مصنف نے کیا نقص نکالا ہے؟؟؟

جواب::: مصنف کے نزدیک امام حاکم نے اپنی کتاب کو مرتب نہیں کیا اور نہ ہی اس میں کانٹ چھانٹ کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: کس نے امام حاکم کی لکھی گئی کتاب میں مزید اضافہ کیا؟؟؟

جواب::: امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃاللہ علیہ نے امام حاکم کی کتاب میں کچھ مزید اضافہ کیا اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے بھی اضافے کی گنجائش چھوڑی۔۔۔۔۔۔

سوال::: خطیب بغدادی نے فن حدیث کے لیے کون سی خدمات سرانجام دیں؟؟؟

جواب::: خطیب بغدادی نے روایت کے اصول و قوانین پہ ایک کتاب لکھی جس کا نام """الکفایۃ""" رکھا، روایت کے آداب پہ ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام """الجامع لآداب الشیخ والسامع """رکھا، ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتب تصنیف فرمائیں یہاں تک کہ فنون احادیث میں شاید ہی کوئی ایسا فن رہ گیا ہو جس پہ خطیب بغدادی نے نہ لکھا ہو۔۔۔۔

سوال::: حافظ ابو بکر ابن نقطہ نے کن الفاظ میں خطیب بغدادی کی تعریف فرمائی؟؟؟

جواب::: حافظ ابو بکر فرماتے ہیں"""ہر انصاف کرنے والا جانتا ہے کہ خطیب بغدادی کے بعد آنے والے محدثین ان کی کتب کے محتاج ہیں"""۔۔۔۔۔۔

سوال::: """الالماع"""اور"""مالایسع المحدث جہلہ """نامی کتب کے مصنفین کے نام لکھیں۔۔۔۔۔

جواب::: قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے """الالماع"""نامی کتاب تصنیف فرمائی اور ابو حفص میانجی نے """مالایسع المحدث جہلہ """لکھی۔۔۔۔۔۔

سوال::: کچھ محدثین نے فن حدیث پہ تفصیلا کتب لکھیں جبکہ کچھ نے مختصراً لکھیں،، اس کی کیا وجہ ہے؟؟؟

جواب::: جو کتب تفصیلا لکھی گئیں ان کے پیچھے یہ مقصد تھا کہ فن حدیث کی ایک ایک بات بیان کر دی جائے کوئی بات رہ نہ جائے اور وہ کتب جن کو مختصر کر کے لکھا گیا ان کا یہ مقصد تھا کہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ سکے کیونکہ جو چیز مختصر ہو وہ زیادہ اچھے طریقے سے سمجھ آتی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: ابن صلاح کی خدماتِ علم حدیث پہ نوٹ لکھیں۔۔۔۔

جواب::: حافظ فقیہ عثمان بن صلاح جو کہ """ابن صلاح""" کے نام سے مشہور ہیں جب انہوں نے مدرسہ اشرفیہ میں تدریس کروانی شروع کی تو اپنی مشہور کتاب """مقدمہ ابن صلاح""" جمع کی،، اس کا طریقہ کار کچھ یوں تھا کہ انہوں نے علم

حدیث کے فنون کی کانٹ چھانٹ کی، اپنے شاگردوں کو ان اصول و قواعد کی املا کروائی، خطیب بغدادی کی تصانیف کو جمع کرنے کا اہتمام کیا، علم حدیث کے مختلف مقاصد کو جمع کیا اور ان کے ساتھ مزید فائدہ مند چیزوں کو ملایا اور ان کو کتابی صورت میں جمع کر دیا،، یہ کتاب مقدمہ ابن صلاح کے نام سے مشہور ہوئی،، چونکہ آپ کی کتاب اصول حدیث کی جامع تھی لہذا لوگ اس کی طرف مائل ہوئے،،، بہت سے لوگوں نے اس کتاب کے اصول و قواعد کو نظم کی صورت میں لکھا بہت سوں نے اس کو مختصر کر کے لکھا کچھ نے اس میں مزید اضافہ کیا اور کچھ نے مزید کمی کر دی الغرض یہ کہ آپ کی کتاب مرجع العلماء بن گئی۔۔۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے کتاب ""نخبۃ الفکر"" لکھنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟؟؟

جواب::: مصنف فرماتے ہیں کہ بعض دوستوں نے مجھے مقدمہ ابن صلاح کی تلخیص کرنے کا کہا تو میں نے چند اوراق میں اس کی تلخیص کر دی جس کا نام ""نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر"" رکھا،، جس ترتیب اور طریقے پہ میں نے نخبۃ الفکر کو لکھا یہ میری اپنی ترتیب اور اپنا ایجاد کردہ طریقہ تھا،، تلخیص کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے کچھ مزید اصول و قواعد بھی اس کتاب میں شامل کر دیے۔۔۔۔۔

سوال::: ""نخبۃ الفکر"" لکھنے کے بعد مصنف نے اس کی شرح کیوں کی؟؟؟

جواب::: جب آپ کتاب ""نخبۃ الفکر"" لکھ کر فارغ ہو گئے تو لوگوں نے دوبارہ آپ سے درخواست کی کہ اس کتاب کی شرح لکھ دیں جو اس کتاب کے اسرار و رموز کو حل کر دے پس آپ نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے اس کتاب کی شرح بنام ""شرح نخبۃ الفکر"" تحریر فرمائی جس میں آپ نے الفاظ و معانی کی خوب وضاحت فرمائی۔۔۔۔

سوال::: خبر اور حدیث میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: اس کے بارے میں تین اقوال ہیں:::

(1) جمہور علماء کے نزدیک خبر اور حدیث دونوں مترادف ہیں۔۔۔۔

(2)دوسرا قول یہ ہے کہ جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو اسے حدیث کہا جاتا ہے اور جو آپ کے غیر سے منقول ہو اسے خبر کہا جاتا ہے اسی وجہ سے جو شخص سنت نبویہ میں مشغول ہو اسے محدث کہا جاتا ہے اور جو شخص تاریخ اور اس جیسے دیگر امور میں مصروف ہو اسے اخباری کہا جاتا ہے۔۔۔۔

(3)تیسرا قول یہ ہے کہ خبر اور حدیث میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر حدیث خبر ہے لیکن ہر خبر حدیث نہیں ہے۔۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے حدیث کو خبر سے کیوں تعبیر کیا؟؟؟

جواب::: خبر عام ہے اور حدیث خاص ہے،، مصنف نے لفظ""خبر""استعمال کیا تاکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے علاوہ بقیہ کے اقوال کو بھی شامل ہو جائے۔۔۔۔

سوال::: ""اما ان یکون لہ طرق"" مذکورہ عبارت میں طرق سے کیا مراد ہے؟؟؟ نیز مصنف اپنی عبارت میں لفظ ""طرق"" کیوں لائے؟؟؟

جواب::: طرق سے مراد اسانید ہیں۔۔۔

مصنف نے اپنی عبارت میں لفظ""طرق""لا کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ ""طریق"" کی جمع ہے اور جمع کثرت کا صیغہ ہے کیونکہ عربی میں فعیل کی جمع کثرت ""فُعُلٌ"" کے وزن پہ آتی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اسناد کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: متن کے طریق کا بیان اسناد کہلاتا ہے((یعنی متن سے پہلے راویوں کے ناموں کا سلسلہ اسناد کہلاتا ہے))۔۔۔۔

سوال::: متن کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: متن اس کلام کو کہتے ہیں جہاں اسناد ختم ہو جاتی ہے۔۔۔

سوال::: ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی وجہ حصر بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر دو حال سے خالی نہیں ہو گی،، یا تو اس کی کثیر اسناد ہوں گی جن کی کوئی تعداد معین نہیں ہو گی یا ان اسناد کی تعداد معین ہو گی،، پہلی کو متواتر کہیں گے ((جس کی اسناد کی تعداد معین نہیں ہو گی)) دوسری صورت ((جس میں اسناد کی تعداد معین ہو گی)) تین حال سے خالی نہیں ہو گی یا تو اس کی دو سے زیادہ اسناد ہوں گی یا دو ہوں گی یا ایک ہو گی،، اگر اس خبر کی دو سے زیادہ اسناد ہوں گی تو وہ مشہور کہلائے گی وہ خبر جس کی دو اسناد ہوں گی عزیز کہلائے گی اور ایک سند والی خبر کو غریب کا نام دیا جائے گا۔۔۔۔۔

سوال::: کتاب میں حدیث متواتر کی کتنی اور کون سی شرائط بیان کی گئی ہیں؟؟؟

جواب::: مصنف نے حدیث متواتر کی چار شرائط بیان کی ہیں:::

(1)اس کی اسناد کثیر ہوں۔۔۔۔

(2)اسے نقل کرنے والے راوی اتنی کثرت سے ہوں کہ ان کا جان بوجھ کر یا اتفاقاً جھوٹ پہ جمع ہونا محال ہو۔۔۔۔۔

(3)راویوں کی یہ کثرت ابتداء سے لے کر انتہاء تک رہے۔۔۔۔۔۔

(4)وہ خبر کسی حسی چیز کے بارے میں ہو محض عقلی بات نہ ہو،،اور حسیات میں سے اگر اس خبر کا تعلق """مسموع""" سے ہے تو آخری راوی یوں کہے """سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کذا"""اور اگر خبر کا تعلق مبصر یعنی کسی دیکھی گئی چیز سے ہے تو آخری راوی یوں کہے """رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یفعل کذا"""۔۔۔۔۔۔۔

ان چاروں شرائط کے ساتھ ساتھ اس خبر کا علم یقینی کا فائدہ دینا بھی ضروری ہے۔۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا سوال میں ایک شرط یہ بیان کی گئی کہ اسناد کی تعداد کثیر ہو تو اس سے مراد کتنی تعداد ہے؟؟؟

جواب::: جمہور کے مطابق کثرت تعداد کا کوئی معین عدد نہیں البتہ کچھ علماء نے اس کی تعیین کی ہے کہ اتنی اسناد ہوں تو اس کو کثرت تعداد مان لیا جائے گا۔۔۔۔۔

بعض کا کہنا ہے کہ اسناد کی تعداد اگر چار ہو تو اس کو کثرت تعداد سمجھ لیا جائے گا کیونکہ چار گواہوں سے زنا ثابت ہو جاتا ہے لہذا اگر چار گواہ ہوں گے تو کثرت تعداد مان لی جائے گی۔۔۔۔

بعض نے لعان کے عدد کا اعتبار کرتے ہوئے پانچ کی تعداد معین کی ہے۔۔۔۔

بعض کے نزدیک سات اسناد ہونی چاہیے کیونکہ آسمان وزمین سات ہیں، ہفتے کے دن بھی سات ہیں یعنی سات کا عدد بڑی اہمیت کا حامل ہے۔۔۔۔

بعض کے نزدیک اسناد کی تعداد دس ہونی چاہیے کیونکہ جمع کا سب سے چھوٹا عدد جس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے وہ دس ہے۔۔۔

بعض کے نزدیک بارہ اسناد کا ہونا ضروری ہے،،وہ قرآن پاک کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں"""وَبَعَثْنَا مِنهُم اثْنَیْ عشر نقیبا"""۔۔۔۔

بعض کے نزدیک متواتر کے لیے چالیس اسناد کا ہونا ضروری ہے،،ان کی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے"""یا ایھا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المومنین""" یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب مسلمانوں کی تعداد چالیس ہو گئی تھی،،پس حدیث کا متواتر کے درجے تک پہنچنے کے لیے اسناد کی تعداد چالیس ہونی چاہیے۔۔۔۔

بعض نے کہا ہے کہ اسناد کی تعداد ستر ہونی چاہیے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ستر لوگوں کو لے کر اللہ عزوجل سے ملاقات کرنے گئے تھے۔۔۔۔۔

سوال::: اس شرط کا کیا مطلب ہے کہ اسناد کی تعداد شروع سے لے کر آخر تک برابر رہے؟؟؟

جواب::: اس کا مطلب ہے کہ اسناد کی کثرت کسی بھی طبقے میں کم نہ ہو،، برابری کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اسناد کی تعداد تمام طبقات میں ایک جیسی رہے نہ کم ہو اور نہ زیادہ،، یہاں سے صرف کمی مراد ہے اگر اسناد کی تعداد میں مزید اضافہ ہو گا تو یہ بہت بہتر ہے کیونکہ یہاں زیادتی ہی مطلوب ہے۔۔۔۔

سوال::: خبر متواتر اور خبر مشہور کے درمیان کون سی نسبت پائی جاتی ہے؟؟؟

جواب::: ان دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے یعنی ہر خبر متواتر مشہور تو ہے لیکن ہر مشہور خبر متواتر نہیں۔۔۔۔

سوال::: کیا شرائط اربعہ کے پائے جانے کی وجہ سے خبر علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے؟؟؟

جواب::: اکثر طور پر ایسے ہی ہوتا ہے کہ شرائط اربعہ کے پائے جانے کی وجہ سے خبر علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے لیکن کبھی کبھی کسی مانع کی وجہ سے وہ علم یقینی کا فائدہ نہیں دے پاتی۔۔۔۔

سوال::: خبر متواتر کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے،، پس اس قید کی وجہ سے علم نظری خارج ہو گیا۔۔۔۔۔

سوال::: یقین سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: یقین اس پختہ اعتقاد کو کہتے ہیں جو واقع کے مطابق ہو۔۔۔۔

سوال::: علم ضروری/یقینی کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: علم ضروری/یقینی اس علم کو کہتے ہیں جس کو ماننے پہ انسان مجبور ہو جائے اور اس کو جھٹلانا ممکن نہ ہو۔۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے ان لوگوں کا کیا رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ خبر متواتر علم ظنی کا فائدہ دیتی ہے؟؟؟

جواب::: مصنف فرماتے ہیں کہ ان کا قول درست نہیں کیونکہ متواتر سے ایک عام شخص کو بھی علم حاصل ہو جاتا ہے،، اگر یہ علم ظنی ہوتا تو ایک عام شخص کو حاصل نہ ہوتا کیونکہ نظر کی تعریف یہ ہے کہ امور معلومہ یا مظنونہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ ان کے ذریعے علوم یا ظنیات تک پہنچا جائے((مثلا دو شقوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکالنا کہ عالم حادث ہے))،، پس ایک عام شخص میں نظر و فکر کی صلاحیت نہیں ہوتی اگر خبر متواتر سے علم نظری حاصل ہوتا تو یہ عوام کی بجائے صرف خواص کو حاصل ہونا تھا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے ذریعے عوام و خواص دونوں کو علم حاصل ہوتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: علم نظری اور علم ضروری/یقینی میں فرق بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: علم ضروری وہ علم ہے جو بغیر نظر و فکر کے حاصل ہو جائے جبکہ علم نظری وہ ہے جو دلیل میں غور و خوض کرنے سے حاصل ہو۔۔۔۔۔

علم ضروری ہر سامع کو حاصل ہو جاتا ہے جبکہ علم نظری صرف اسے حاصل ہوتا ہے جس میں نظر و فکر کی اہلیت ہو۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے متواتر کی شرائط کو متن میں بیان کرنے کی بجائے اس کی شرح میں کیوں بیان کیا؟؟؟

جواب::: مصنف نے متواتر کی شروط کو شرح میں بیان کیا متن میں نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ متواتر کی شرائط کا علم اصول حدیث سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ علم اصول حدیث میں راویوں کی صفات اور ان کے صیغوں کے اعتبار سے حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے پہ بحث کی جاتی ہے تاکہ دیکھا جائے کہ اس حدیث پہ عمل ہوگا یا نہیں؟؟؟ لیکن متواتر میں بحث نہیں کی جاتی بلکہ وہاں بغیر بحث کیے اس پہ عمل کرنا واجب ہوتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ متواتر کی شروط کا علم اصول حدیث سے کوئی تعلق نہیں جس کی وجہ سے مصنف نے ان کو متن میں ذکر نہیں کیا۔۔۔۔

سوال::: حدیث متواتر کے پائے جانے کے حوالے سے محدثین کے کیا نظریات ہیں؟؟؟

جواب::: ابن صلاح فرماتے ہیں کہ متواتر اپنی ان شروط کے ساتھ بہت کم پائی جاتی ہے صرف اس حدیث """من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار""" کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ یہ متواتر ہے کیونکہ اس کو 100 سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔

بعض محدثین کا کہنا ہے کہ خبر متواتر سرے سے موجود ہی نہیں۔۔۔۔

سوال::: جن محدثین کے نزدیک خبر متواتر پائی نہیں جاتی یا اس کا وجود بہت قلیل ہے ان کا مصنف نے کیا رد فرمایا ہے ؟؟؟

جواب::: مصنف فرماتے ہیں کہ جنہوں نے ایسے دعوے کیے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو کثرت طرق اور راویوں کے حال کی خبر نہیں اگر خبر ہوتی تو ایسا دعویٰ نہ کرتے۔۔۔۔

دلیل::: مصنف اپنے دعوے پہ دلیل دیتے ہیں کہ احادیث کی مشہور کتب ((مثلا صحاح ستہ)) کے مصنفین اگر اپنی کتب میں کسی حدیث کو جمع کرنے پہ اتفاق کر لیں تو وہ متواتر کے درجے پہ پہنچ جائے گی کیونکہ اس کے طرق کثیر ہو جائیں گے،، اس کو لکھنے والوں کا جھوٹ پہ جمع ہونا محال ہوگا اور اس سے علم یقینی کا فائدہ بھی حاصل ہو جائے گا،، اور ایسی کثیر احادیث

کتبِ احادیث میں پائی جاتی ہیں جن کو جمع کرنے پہ ان کتب کے مصنفین کا اتفاق ہے((لھذا یہ دعوی کرنا باطل ہے کہ احادیث متواترہ نہیں پائی جاتیں یا بہت کم تعداد میں موجود ہیں))۔۔۔۔۔

سوال::: خبر مشہور کی تعریف اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: خبر آحاد کی پہلی قسم ""خبر مشہور"" ہے،، خبر مشہور اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے طرق دو سے زائد ہوں اور متعدد ہوں۔۔۔۔

چونکہ اس خبر کی شہرت کافی ہو چکی ہوتی ہے اس لیے محدثین اس کو خبر مشہور کا نام دیتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: عرف میں خبر مشہور کا اطلاق کس خبر پہ کیا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: عرف میں ہر اس خبر کو مشہور کہا جاتا ہے جو لوگوں کی زبان پہ مشہور ہو گئی ہوا گرچہ اس کی سند ایک ہو یا اس سے زائد ہوں یا ایک بھی سند نہ ہو۔۔۔۔۔

سوال::: خبر مشہور اور خبر مستفیض میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: اس کے بارے میں تین اقوال ہیں:::

(1) یہ دونوں ایک ہی معنی میں ہیں۔۔۔۔۔

(2) خبر مستفیض وہ ہوتی ہے جس میں ابتداء سے انتہا تک راوی برابر ہوں اور مشہور وہ ہے جس میں ابتداء سے انتہا تک راوی برابر نہ ہوں،، اس اعتبار سے دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے کہ خبر مشہور عام ہے جبکہ خبر مستفیض خاص ہے۔۔۔۔۔۔

(3) خبر مشہور وہ ہوتی ہے جس کے طرق معین ہوں جبکہ خبر مستفیض وہ ہوتی ہے جس کے طرق معین نہ ہوں،، اس معنی کے اعتبار سے خبر مستفیض متواتر کی طرح ہو گئی۔۔۔

سوال::: خبر مستفیض کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: مستفیض کا مطلب ہے """پھیلنا"""چونکہ یہ بھی مختلف علاقوں میں پھیل جاتی ہے لہذا اسے مستفیض کہتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث عزیز کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: حدیث عزیز اس حدیث کو کہتے ہیں جسے دو سے کم راوی دو سے کم راویوں سے روایت نہ کریں۔۔۔۔

آسان الفاظ میں یوں کہ لیں کہ وہ روایت جسے ہر طبقے میں کم از کم دو راوی روایت کریں اسے عزیز کہتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: حدیث عزیز کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: عزیز اگر باب """ضرب یضرب"""سے مشتق ہو تو اس کا معنی ہوگا"""قلیل الوجود ہونا"""اور اگر یہ باب """سمع یسمع"""سے مشتق ہو تو اس کا معنی ہوگا"""قوی ہونا"""

چونکہ حدیث عزیز بہت شاذونادر پائی جاتی ہیں لہذا اسے حدیث عزیز کہا جاتا ہے دوسری وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں دوسری سند کے آنے سے پہلی سند قوی ہو جاتی ہے لہذا اسے عزیز کہتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: کیا حدیث صحیح کے لیے عزیز ہونا شرط ہے؟؟؟

جواب::: حدیث صحیح کے لیے عزیز ہونا شرط نہیں البتہ بعض آئمہ کا یہ کہنا ہے کہ صحیح کے لیے عزیز ہونا شرط ہے مثلاً ابو علی جبائی معتزلی کا یہی نظریہ تھا اور امام حاکم نے حدیث صحیح کی جو تعریف فرمائی ہے اس سے بھی ابو علی جبائی کے قول کی طرف اشارہ ہو رہا ہے۔۔۔۔

امام حاکم نے صحیح حدیث کی یوں تعریف فرمائی""" صحیح وہ حدیث ہے جسے مشہور و معروف صحابی روایت کریں بایں طور پر کہ اس روایت کو دو راوی ((یعنی دو صحابی)) روایت کریں اور پھر محدثین اس کو ہمارے زمانے تک پہنچا دیں۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث صحیح کے لیے عزیز ہونا شرط ہے یا نہیں؟؟؟ قاضی ابو بکر بن عربی اس حوالے سے کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: قاضی ابو بکر اپنی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے حدیث صحیح کے لیے اس کا عزیز ہونا شرط قرار دیا ہے لیکن مصنف نے ان کا دعویٰ یہ کہ کر رد کر دیا کہ امام بخاری کی پہلی حدیث """انما الاعمال بالنیات""" حدیث غریب ہے اور یہ اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ امام بخاری نے ایسی کوئی شرط نہیں لگائی۔۔۔

سوال::: قاضی ابو بکر بن عربی اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے کیا دلیل دیتے ہیں؟؟؟ نیز مصنف ان کے جواب کا کیا رد فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: قاضی ابو بکر بن عربی فرماتے ہیں کہ حدیث """انما الاعمال بالنیات""" غریب نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو منبر پہ بیان کیا اور صحابہ کرام کا اس حدیث کو سن کر خاموش رہنا اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ وہ بھی اس حدیث کو سننے میں حضرت عمر کے ساتھ شریک ہیں لہذا یہاں غرابت نہیں پائی جاتی۔۔۔۔

مصنف رحمہ اللہ قاضی صاحب کی دلیل کو رد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا خاموش رہنا اس بات پہ قطعاً دلالت نہیں کرتا کہ انہوں نے بھی حضرت عمر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی،، چلیں اگر ہم یہ مان لیں کہ حضرت عمر کے علاوہ بقیہ صحابہ نے بھی یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تو پھر حضرت علقمہ کے بارے میں کیا کہیں گے جو اس کو روایت کرنے میں اکیلے ہیں؟؟؟ پھر محمد بن ابراہیم کے بارے میں کیا جواب دیا جائے گا کیونکہ وہ بھی اس کو روایت کرنے میں اکیلے ہیں پھر یحییٰ بن سعید کے بارے میں کیا کہا جائے گا وہ بھی محمد بن ابراہیم سے اس کو بیان کرنے میں اکیلے ہیں؟؟؟

پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث غریب ہے اور قاضی صاحب کا دعویٰ درست نہیں۔۔۔

سوال::: ابن رشید نے قاضی ابو بکر کا رد کس طرح کیا ہے؟؟؟

جواب::: ابن رشید فرماتے ہیں کہ امام بخاری کا اپنی کتاب میں پہلے نمبر پہ غریب حدیث روایت کرنا اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی شرط نہیں لگائی کہ صحیح کے لیے عزیز ہونا شرط ہے۔۔۔۔

سوال::: ابن حبان نے حدیث عزیز کے حوالے سے کیا دعویٰ فرمایا ہے؟؟؟

جواب::: ابن حبان کا کہنا ہے کہ ایسی کوئی حدیث موجود نہیں ہے جس کی سند کے ہر طبقے میں فقط دو راوی پائے جائیں نہ اس سے کم ہوں اور نہ زیادہ۔۔۔۔۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ابن حبان اگر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایسی کوئی حدیث موجود نہیں جسے شروع سے لے کر آخر تک صرف دو ہی لوگوں نے روایت کیا ہو تو وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں اور باقی عزیز کی وہ صورت جس کی تعریف پیچھے کی گئی کہ ہر طبقے میں کم از کم دو راوی ہوں تو ایسی احادیث موجود ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث عزیز کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"""۔۔۔۔

اس حدیث کو حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔۔۔۔

پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب نے روایت کیا ہے۔۔۔۔

پھر حضرت قتادہ سے شعبہ اور سعید نے اور عبدالعزیز سے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث نے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث غریب کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: وہ حدیث جسے روایت کرنے میں کوئی شخص اکیلا رہ جائے خواہ یہ تفرد سند میں کسی بھی جگہ واقع ہو۔۔۔۔

سوال::: غریب کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: غریب کی دو اقسام ہیں:::

(1)غریب مطلق

(2)غریب نسبی

سوال::: متواتر کے علاوہ احادیث کی دیگر اقسام کو کیا نام دیا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: متواتر کے علاوہ احادیث کی دیگر اقسام کو""آحاد""کا نام دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: خبر واحد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

لغوی تعریف:: خبر واحد اس خبر کو کہتے ہیں جسے ایک آدمی روایت کرے۔۔۔۔۔

اصطلاحی تعریف :: خبر واحد اس خبر کو کہتے ہیں جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں۔۔۔۔۔

سوال::: قبول اور رد کے اعتبار سے خبر واحد کی کتنی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: قبول اور رد کے اعتبار سے خبر واحد کی دو اقسام ہیں:::

(1)مقبول

(2)مردود

سوال::: خبر مقبول اور مردود کی تعریف مع حکم سپرد قلم کریں۔۔۔۔

جواب:::

خبر مقبول کی تعریف::: وہ خبر جس کے مخبر کا سچ راجح ہو۔۔۔۔۔

مقبول کا حکم::: جمہور کے نزدیک اس پہ عمل کرنا واجب ہے۔۔۔۔

خبر مردود کی تعریف::: وہ خبر جس کے مخبر کا سچ راجح نہ ہو۔۔۔۔

خبر مردود کا حکم::: اس پہ عمل کرنا واجب نہیں۔۔۔۔

اعتراض::: مصنف نے کتاب میں خبر مقبول کا حکم بیان کیا جبکہ خبر مردود کی تعریف کی،، چاہیے تو یہ تھا کہ وہ دونوں کی تعریف اور حکم الگ الگ بیان کرتے۔۔۔۔

جواب::: مصنف نے اس قاعدے پہ عمل کیا""" تعرف الاشیاء باضدادھا"""،،جب مردود کی تعریف کی گئی تو اس کے برعکس مقبول کی تعریف خود بخود واضح ہو گئی اور جب مقبول کا حکم بیان کیا گیا تو اس کے برعکس مردود کا حکم خود بخود واضح ہو گیا لہذا مصنف نے طوالت سے بچنے کے لیے یہ طریقہ اختیار فرمائے۔۔۔۔

سوال::: خبر واحد کو قبول اور رد کے اعتبار دو اقسام میں تقسیم کیا گیا جبکہ متواتر کی تقسیم کیوں نہیں کی گئی؟؟؟

جواب::: خبر واحد میں راویوں کے احوال کے بارے میں بحث کی حاجت ہوتی ہے اس لیے اس کو قبول اور مردود میں تقسیم کر دیا جبکہ متواتر میں اس بحث کی حاجت پیش نہیں آتی بلکہ ہر متواتر حدیث قبول ہوتی ہے لہذا متواتر کی تقسیم کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

سوال::: خبر واحد کی خبر مقبول اور مردود کی طرف تقسیم پہ دلیل دیں۔۔۔

جواب::: خبر واحد تین حال سے خالی نہیں ہو گی،، یا تو اس میں قبول کی صفت پائی جائے گی((اور قبول کی صفت یہ ہے کہ اسے نقل کرنے والے کا سچ ثابت ہو جائے گا)) یا اس میں رد کی صفت پائی جائے گی((اور رد کی صفت سے مراد یہ ہے کہ اس کے راوی کا کذب ثابت ہو جائے گا)) یا ان دونوں میں سے کوئی صورت نہیں پائی جائے گی۔۔۔۔

پہلی صورت میں خبر کے راوی کے سچے ہونے کی وجہ سے خبر کے سچے ہونے کا گمان ہو گا اور اسے قبول کر لیا جائے گا،، دوسری صورت میں راوی کے جھوٹے ہونے کی وجہ سے خبر کے جھوٹے ہونے کا گمان غالب ہو گا لہذا اسے رد کر دیا جائے گا ،، تیسری صورت میں قرینہ تلاش کیا جائے گا اگر مقبول والا قرینہ مل گیا تو اس کو خبر مقبول سے ملا دیا جائے گا اور اگر مردود والا قرینہ ظاہر ہوا تو اسے خبر مردود سے ملا دیا جائے گا ورنہ اس پہ عمل کرنے میں توقف کیا جائے گا اور یہ خبر بھی مردود کی طرح ہو جائے گی کیونکہ اس میں قبول والا قرینہ نہیں پایا گیا۔۔۔۔

سوال::: کیا خبر واحد سے علم نظری کا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟؟؟

جواب::: جب خبر واحد قرائن سے ملی ہو تو وہ علم نظری کا فائدہ دیتی ہے جبکہ کچھ محدثین کا کہنا ہے کہ خبر واحد سے علم نظری کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔۔۔

یہ اختلاف کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے بلکہ محض لفظی اختلاف ہے،،وہ آئمہ کرام جن کے نزدیک خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے ان کے نزدیک """علم نظری""" مراد ہے جبکہ وہ آئمہ کرام جنہوں نے کہا ہے کہ علم کا فائدہ صرف متواتر دیتی ہے ان کے نزدیک علم سے مراد """علم ضروری""" ہے۔۔۔۔۔

سوال::: خبر محتف بالقرائن((یعنی وہ خبر جو قرائن سے ملی ہو)) کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: خبر محتف بالقرائن((جو کہ علم نظری کا فائدہ دیتی ہے)) کی تین اقسام ہیں:::

(1)وہ خبر جسے شیخین نے اپنی صحیحین میں روایت کیا ہو اور وہ حد تواتر تک نہ پہنچی ہو۔۔۔۔۔

(2)وہ خبر مشہور جس کے متعدد طرق ہوں اور وہ طرق راویوں کے ضعف اور خفیہ علتوں سے محفوظ ہوں۔۔۔۔

(3)وہ خبرِ مسلسل جسے ثقہ آئمہ حفاظ نے روایت کیا ہو اور وہ غریب نہ ہو۔۔۔۔۔

سوال::: وہ خبر جسے شیخین اپنی صحیحین میں روایت کریں اس میں ایسے کون سے قرینے پائے جا رہے ہیں کہ اس سے علم نظری کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟؟؟

جواب::: اس میں تین قرائن پائے جا رہے ہیں:::

(1)علم حدیث کے فن میں شیخین کی جلالت وعظمت

(2) صحیح حدیث کو غیر صحیح سے جدا کرنے میں ان کا مقدم ہونا

(3)ان کی صحیحین کو علماء کا قبول کرنا

مذکورہ بالا تین قرائن کی بنیاد پہ یہ اخبار تبھی علم نظری کا فائدہ دیں گی جب ان پہ کسی نے تنقید نہ کی ہو اور ان کے مدلولات میں ایسا تناقض نہ پایا جائے کہ ایک کو دوسرے پہ ترجیح نہ دی جا سکے((کیونکہ جب ایسا تناقض پایا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو دوسرے پہ ترجیح نہ دی جا سکے تو اس وقت علم نظری کا فائدہ حاصل نہیں ہو گا))۔۔۔۔

اعتراض::: آپ کا یہ کہنا کہ صحیحین کی اخبار آحاد کے صحیح ہونے پہ محدثین کا اجماع ہے یہ بات درست نہیں،، محدثین کا اجماع ان کی صحت پر نہیں ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ ان پہ عمل کرنا واجب ہے۔۔۔۔۔

جواب::: یہ اعتراض لغو ہے کیونکہ ہر صحیح حدیث پہ عمل کرنا واجب ہوتا ہے اگرچہ شیخین نے اس کو روایت نہ کیا ہو،، اگر صرف واجب العمل ہونے پہ اجماع ثابت کیا جائے تو پھر صحیحین کی احادیث اور بقیہ کتب کی احادیث میں کوئی امتیاز نہیں رہ جاتا پس یہ بات ماننی پڑے گی کہ صحیحین کی احادیث کی صحت پہ محدثین کا اجماع ہے۔۔۔۔۔

سوال::: ان آئمہ کے نام لکھیں جنہوں نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ شیخین کی روایات علم نظری کا فائدہ دیتی ہیں ؟؟؟

جواب::: استاد ابو اسحاق اسفرائینی، ابو عبداللہ حمیدی، ابوالفضل بن طاہر

سوال::: ""ویحتمل ان یقال"" سے مصنف کیا بیان کرنا چاہ رہے ہیں؟؟؟

جواب::: مصنف ایک احتمال بیان کر رہے ہیں کہ صحیحین کی اخبار آحاد کے صحیح ہونے پہ جو اجماع منعقد ہوا ہے ہو سکتا ہے وہ اس حیثیت سے ہو کہ ان دونوں کتب کی احادیث دیگر کے مقابلے میں اصح ((یعنی زیادہ صحیح)) ہیں۔۔۔۔

سوال::: کیا وہ خبر مشہور جس کے متعدد طرق ہوں اور راویوں کے ضعف اور علت محفوظ ہوں علم نظری کا فائدہ دیتی ہے ؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، اس بات کی صراحت ابو منصور بغدادی اور ابو بکر بن فورک نے کی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اس خبر مسلسل کی مثال دیں جسے ثقہ آئمہ نے روایت کیا ہو اور وہ غریب نہ ہو،، نیز یہ بتائیں کیا یہ خبر علم نظری کا فائدہ دیتی ہے؟؟؟

جواب:::

مثال::: وہ خبر جسے امام احمد بن حنبل نے ایک اور ساتھی کے ساتھ مل کر امام شافعی سے روایت کیا ہو اور امام شافعی اور ان کے کسی ساتھی نے مل کر امام مالک سے روایت کیا ہو۔۔۔۔۔

یہ خبر علم نظری کا فائدہ دیتی ہے کیونکہ اس کے راوی اپنے اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے جم غفیر کے قائم مقام ہیں((یعنی گویا کہ اس حدیث کو ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے))۔۔۔۔۔

اعتراض::: آپ کا یہ کہنا کہ خبر محتف بالقرائن علم نظری کا فائدہ دیتی ہے درست نہیں کیونکہ وہ شخص جسے ان اوصاف کا علم ہی نہیں اس کے لیے یہ علم نظری کا فائدہ نہیں دے گی۔۔۔۔

جواب::: ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ خبر محتف بالقرائن اسی کو علم نظری کا فائدہ دے گی جو اس علم میں ماہر ہو گا اور باقی رہی بات اس شخص کی جسے ان قرائن کی اہمیت کا اندازہ نہیں تو یہ اس کا اپنا قصور ہے کہ اس نے علم کیوں نہیں سیکھا؟؟؟

سوال::: پیچھے خبر محتف بالقرائن کی تین اقسام بیان کی گئیں کہ جسے شیخین نے اپنی صحیحین میں روایت کیا ہو،،اس کے کثیر طرق ہوں اور راویوں کے ضعف اور علت سے محفوظ ہوں،،اسے آئمہ حدیث نے روایت کیا ہو اور وہ غریب نہ ہو کیا ایسا ممکن ہے کہ یہ تینوں قرائن ایک ہی روایت میں جمع ہو جائیں؟؟؟

جواب::: جی ہاں ایسا ممکن ہے اور جس خبر میں یہ تینوں قرائن جمع ہو جائیں گے تو وہ قطعی طور پر علم نظری کا فائدہ دے گی۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث غریب کی کتنی اقسام ہیں؟؟؟وجہ حصر بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: حدیث غریب میں غرابت یا تو اصل سند میں پائی جائے گی یا سند کے درمیان،،اگر اصل سند میں پائی جائے تو اسے فرد مطلق کہا جائے گا اور اگر سند کے درمیان غرابت پائی جائے تو اسے فرد نسبی کہا جائے گا۔۔۔۔

پس معلوم ہوا کہ حدیث غریب کی دو اقسام ہیں:::

(1)فرد مطلق

(2)فرد نسبی

سوال::: اصل سند سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: سند میں اصل سند سے مراد وہ جگہ ہے جس پہ سند کا دار و مدار ہو اور وہ جگہ سند کے لیے مرجع ہو،، یہ جگہ اس تابعی کو حاصل ہوتی ہے جو صحابی سے کسی حدیث کو روایت کرے۔۔۔۔۔

سوال::: سند کے درمیان غرابت کے پائے جانے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابی سے کثیر لوگوں نے روایت کیا ہو جبکہ ان سے آگے روایت کرنے والا ایک ہو۔۔۔۔۔

سوال::: فرد مطلق کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس میں ""ولاء"" کی بیع کرنے اور اس کو ھبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے فرد مطلق کی مثال ہے کیونکہ اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں عبداللہ بن دینار اکیلے ہیں۔۔۔۔

کبھی کبھی یوں ہوتا ہے کہ صحابی سے اکیلے روایت کرنے والے راوی سے بھی ایک ہی شخص روایت کرتا ہے مثلاً وہ حدیث جس میں ایمان کی شاخوں کا بیان کیا گیا ہے اس روایت کو حضرت ابوہریرہ سے صرف ابو صالح نے روایت کیا ہے اور ابو صالح سے روایت کرنے میں عبداللہ بن دینار منفرد ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: فرد نسبی کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: فرد نسبی کو فرد نسبی اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں شخص معین کے اعتبار سے تفرد پایا جاتا ہے اگرچہ وہ حدیث بذات خود مشہور ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: فرد اور غریب میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: لغوی اور اصطلاحی طور پر غریب اور فرد دونوں مترادف ہیں البتہ محدثین نے کثرت استعمال اور قلت استعمال کے اعتبار سے دونوں میں فرق کیا ہے،، فرد کا اطلاق اکثر طور پر فرد مطلق پہ ہوتا ہے جبکہ غریب کا اطلاق اکثر طور پر فرد نسبی پہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

مذکورہ بالا فرق تب پایا جاتا ہے جب ان پہ فرد اور غریب کا اطلاق اسم کے طور پر ہو یعنی یہ کہا جائے """ھذا حدیث منفرد اَو ھذا حدیث غریب""" البتہ اگر اسم کی جگہ فعل استعمال کیا جائے یعنی یوں کہا جائے """ تفرد بہ فلان اَو اغرب بہ فلان """ تو اس وقت یہ فرق نہیں پایا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: """وقریب من ھذا اختلا فھم فی المنقطع والمرسل """ اس عبارت سے مصنف کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟؟؟

جواب::: مصنف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح محدثین کے نزدیک """فرد اور غریب""" اگر بطور فعل استعمال ہوں تو فرد مطلق اور فرد نسبی دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں یہی چیز منقطع اور مرسل میں بھی ہے،، اگرچہ منقطع اور مرسل میں فرق ہے لیکن جب محدثین ارسال کو بطور فعل استعمال کریں اور یوں کہیں """ارسلہ فلان""" تو اس وقت یہ فعل مرسل اور منقطع دونوں پہ صادق آئے گا۔۔۔

سوال::: صحیح لذاتہ کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: وہ خبر واحد جسے عادل اور تام الضبط راویوں نے نقل کیا ہو اس کی سند متصل ہو اس میں کوئی علت نہ پائی جائے اور وہ شاذ نہ ہو ایسی خبر صحیح لذاتہ کہلاتی ہے۔۔۔۔

سوال::: خبر مقبول کی وجہ حصر بیان کریں۔۔۔

جواب::: خبر مقبول دو حال سے خالی نہیں ہو گی یا تو اس میں قبولیت کی صفات اعلیٰ درجے کی پائی جائیں گی یا نہیں پہلی صورت میں وہ صحیح لذاتہ ہو گی اور اگر اعلی درجے کی قبولیت والی صفات نہ پائی جائیں لیکن ایسی چیز پائی جائے جس کی وجہ سے وہ نقصان دور ہو جائے مثلا طرق کا کثیر ہونا تو وہ صحیح لغیرہ کہلائے گی،، اگر کسی ذریعے سے وہ نقصان پورا نہ ہو تو وہ حسن لذاتہ کہلائے گی،، وہ حدیث جس پہ عمل کرنے میں توقف کیا گیا ہو اگر کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جس کی قبولیت کی جانب راجح ہو جائے تو وہ حسن لغیرہ کہلائے گی۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے سب سے پہلے صحیح لذاتہ پہ کلام کیوں کیا؟؟؟

جواب::: مصنف نے اس کے بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے اس پہ کلام مقدم رکھا۔۔۔۔

سوال::: صحیح لذاتہ کی شرائط میں عدل سے محدثین کیا مراد لیتے ہیں؟؟؟

جواب::: عدل سے مراد ہے کہ راوی کے پاس ایسا ملکہ ہو جو اسے تقوی اور مروت کو لازم پکڑنے پہ ابھارے۔۔۔۔

یہاں تقوی سے مراد برے اعمال یعنی کہ شرک، فسق اور بدعت وغیرہ سے بچنا ہے۔۔۔۔

سوال::: ضبط کے بارے میں مختصر بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: ضبط کی دو اقسام ہیں:::

(1)ضبط صدر

ضبط صدر سے مراد یہ ہے کہ راوی جو کچھ سنے اسے اس طرح یاد کر لے کہ جب چاہے بیان کر سکے۔۔۔۔

(2)ضبط کتاب

ضبط کتاب سے مراد یہ ہے کہ راوی حدیث سن کر اپنے پاس لکھ کر رکھ لے اور اس کی تصحیح کرے یہاں تک کہ اسے آگے بیان کر دے۔۔۔۔۔

سوال::: صحیح لذاتہ کی تعریف میں ضبط کو"""تام"""کے ساتھ کیوں قید کیا گیا؟؟؟

جواب::: اس سے اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ صحیح لذاتہ کے راویوں میں اعلیٰ درجے کا ضبط ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

سوال::: سند کے متصل ہونے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: سند متصل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ راویوں کے انقطاع سے محفوظ ہو یعنی تمام راویوں نے اس حدیث کو اپنے شیوخ سے سنا ہو۔۔۔۔

سوال::: معلل اور شاذ کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: معلل کی لغوی تعریف یہ ہے کہ اس میں کوئی علت پائی جائے جبکہ اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ایسی علت پائی جائے جو اس کی صحت کو نقصان پہنچائے۔۔۔۔۔

شاذ کا لغوی معنی ہے """منفرد ہونا""" ،، اصطلاحی طور پر شاذ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔۔۔۔۔

سوال::: صحیح لذاتہ کی تعریف کے فوائد و قیودات بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اس تعریف میں """ وخبر الآحاد""" جنس کی طرح ہے اور باقی قیود فصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔۔۔۔

""" بنقل عدل""" کہنے سے وہ تمام روایات خارج ہو گئیں جن کو غیر عادل راویوں نے روایت کیا ہو۔۔۔۔

""" ھو""" کو ضمیر فصل کے طور پر لائے ،، جب خبر معرفہ ہو تو مبتداء اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لائی جاتی ہے۔۔۔۔

""" لذاتہ""" کہنے سے صحیح لغیرہ خارج ہو گئی۔۔۔۔۔

سوال::: کیا صحیح لذاتہ کے مراتب مختلف ہوتے ہیں؟؟؟

جواب::: وہ اوصاف جو قوت کے لحاظ سے تصحیح کا تقاضا کریں ان کے مختلف ہونے سے صحیح لذاتہ کے مختلف مراتب بن جاتے ہیں ،، ان میں سے کچھ احادیث اعلی درجے کی ہوتی ہیں کچھ وسطیٰ درجے کی اور کچھ ادنی درجے کی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: صحیح لذاتہ کی مرتبہ علیا ، وسطیٰ اور ادنی درجے کی اسناد بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

علیا درجے کی اسناد:::

(1) الزھری عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ

(2) محمد بن سیرین عن عبیدہ بن عمرو عن علی

(3) ابراہیم نخعی عن علقمہ عن ابن مسعود

وسطیٰ درجے کی اسناد:::

(1) برید ہ بن عبداللہ بن ابی بردہ عن جدہ عن ابیہ ابی موسی

(2)حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس

ادنی درجے کی اسناد::

(1) سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرہ

(2)علاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرہ

ضروری نوٹ!!! اگرچہ یہ تمام راوی عادل اور تام الضبط ہیں لیکن درجہ علیا والے عدالت اور قوت ضبط کے اعتبار سے نچلے دونوں درجوں کے رواۃ پہ فوقیت رکھتے ہیں جبکہ درجہ وسطی والے ادنی والوں سے بر تر ہیں اور درجہ ادنی کے راویوں کی روایت اس راوی کی حدیث پہ ترجیح پاجائے گی کہ جسے وہ اکیلا روایت کرے تو اس کی روایت درجہ حسن تک پہنچے گی۔۔۔۔

سوال::: کیا کسی سند پہ اصح الاسانید کا اطلاق ہو سکتا ہے ؟؟؟

جواب::: بعض آئمہ نے کچھ اسناد پہ اصح الاسانید کا اطلاق کیا ہے لیکن معتمد قول کے مطابق کسی سند کو اصح الاسانید نہیں کہہ سکتے،،البتہ وہ اسناد جن پہ اصح الاسانید کا اطلاق ہوا ہے ان کو ان اسانید پہ ترجیح حاصل ہو گی جن پہ اصح الاسانید کا اطلاق نہیں ہوا۔۔۔۔

سوال::: ""ویلتحق بھذا التفاضل ما اتفق الشیخان علی تخریجہ ""اس عبارت کی وضاحت کریں۔۔۔

جواب::: یہاں سے مصنف یہ بیان کرنا چاہ رہے ہیں کہ جس طرح راویوں کے عدل اور قوت ضبط کے اعتبار سے صحیح لذاتہ کے مختلف مراتب بن جاتے ہیں اسی طرح اگر شیخین کسی روایت کو بیان کردیں تو وہ بھی دوسری صحیح لذاتہ روایات پہ ترجیح پاجاتی ہے۔۔۔۔

وہ روایت جسے شیخین نے روایت کیا ہو وہ ان روایات پہ ترجیح پاجائے گی جسے ان دونوں آئمہ میں سے کسی ایک نے روایت کیا ہو،،اس کے بعد وہ روایت جسے صرف امام بخاری نے روایت کیا وہ اس روایت سے برتر ہو گی جسے صرف امام مسلم نے روایت کیا ہو۔۔۔۔

سوال::: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کون سی کتاب درجے کے اعتبار سے مقدم ہے ؟؟؟

جواب::: جمہور کے مطابق صحیح بخاری مقدم ہے۔۔۔۔

سوال:: ابو علی نیشاپوری اور بعض اہل مغرب نے صحیح مسلم کو فوقیت دی ہے،، مصنف ان کا کیا رد فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: ابو علی نیشاپوری کا کہنا ہے کہ آسمان کی چھت کے نیچے صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں۔۔۔۔

اس قول میں ابو علی نے اس چیز کی صراحت نہیں کی کہ صحیح مسلم صحیح بخاری سے زیادہ صحیح ہے بلکہ انہوں نے صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب کی نفی کی ہے اس کے برابر کی صحیح کی نفی نہیں کی المختصر یہ کہ انہوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری کے برابر قرار دیا ہے جبکہ جمہور نے بخاری کو افضل قرار دیا ہے تو ہم جمہور کی رائے قبول کریں گے۔۔۔۔۔

بعض اہل مغرب نے جو صحیح مسلم کو بخاری پہ فوقیت دی ہے وہ حسن سیاق اور عمدہ ترتیب کے اعتبار سے ہے یعنی امام مسلم نے احادیث کو ایک ترتیب کے ساتھ لکھا ہے جبکہ امام بخاری نے ایسا نہیں کیا تو محض اس اعتبار سے اہل مغرب نے صحیح مسلم کو فوقیت دی ہے۔۔۔۔۔

صحت کے اعتبار سے کسی نے بھی مسلم کو بخاری پہ ترجیح نہیں دی کیونکہ بخاری شریف میں یہ چیزیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔۔۔۔

سوال::: اتصال سند کے اعتبار سے امام بخاری کو امام مسلم پہ کس طرح برتری حاصل ہے؟؟؟

جواب::: امام مسلم نے اتصال سند کی یہ شرط لگائی ہے کہ راوی اور مروی عنہ کا زمانہ ایک ہونا چاہیے ((انہوں نے ملاقات کی شرط نہیں لگائی)) جبکہ امام بخاری نے زمانہ ایک ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی شرط لگائی ہے کہ زندگی میں کم از کم ایک دفعہ راوی اور مروی عنہ نے ملاقات کی ہو۔۔۔۔۔

اعتراض::: امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کی ملاقات ایک دفعہ ہو چکی ہو تو پھر امام بخاری کو چاہیے تھا کہ اپنی صحیح میں """حدیث معنعن""" نہ بیان کرتے کیونکہ اس میں سماع اور عدم سماع دونوں کا احتمال ہے۔۔۔۔

جواب::: جب ملاقات والی شرط پائی جائے گی تو اس سے عدم سماع کا احتمال جاتا رہے گا لہذا امام بخاری نے جو حدیث معنعن بیان کی ہیں ان کی وجہ سے ان پہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

سوال::: عدالت وضبط کے اعتبار سے امام بخاری امام مسلم پہ کس طرح فوقیت رکھتے ہیں؟؟؟

جواب::: امام مسلم کے وہ شیوخ جن پہ کلام کیا گیا ہے ان کی تعداد امام بخاری کے ان شیوخ سے زیادہ ہے جن پہ کلام کیا گیا ہے یعنی امام مسلم کے مطعون شیوخ کی تعداد امام بخاری کے مطعون شیوخ سے زیادہ ہے اس کے ساتھ ساتھ امام بخاری اپنے مطعون شیوخ سے بہت کم روایات لائے ہیں اور جو روایات بیان کی ہیں ان کی بھی تحقیق کی ہے جبکہ یہ چیز امام مسلم میں نہیں پائی جاتی۔۔۔۔۔

سوال::: عدم شذوذ اور اعلال کے اعتبار سے امام بخاری کو کس طرح فضیلت حاصل ہے؟؟؟

جواب::: امام بخاری کی وہ احادیث جن پہ تنقید کی گئی ہے ان کی تعداد امام مسلم کی تنقید شدہ روایات سے کم ہے۔۔۔۔

ضروری نوٹ!!! ان تمام وجوہات ترجیح کے ساتھ ساتھ امام بخاری کے ترجیح پانے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ وہ امام مسلم کے استاد ہیں اور امام مسلم ان کے شاگرد ہیں اور انہوں نے امام بخاری کی روایات کو نقل کیا ہے،، امام مسلم ساری زندگی امام بخاری کے نقش قدم پہ چلتے رہے،، امام دار قطنی نے ان کے بارے میں یہ بات کہی ہے کہ اگر امام بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم اس فن میں ظاہر نہ ہوتے اور نہ اس طرف آتے۔۔۔۔۔۔

سوال::: صحت کے اعتبار سے حدیث صحیح کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: صحت کے اعتبار سے حدیث صحیح کی سات اقسام ہیں،، ان کے نام درجہ بدرجہ نیچے ملاحظہ کریں:::

(1) صحت کے اعتبار سے سب سے صحیح روایت وہ ہے جسے شیخین نے روایت کیا ہو اسے متفق علیہ بھی کہا جاتا ہے ((وہ روایت جس کی سند کے بارے میں ""اصح الاسانید"" کہا گیا ہو وہ بھی پہلے درجے میں آتی ہے))۔۔۔۔۔

(2) وہ روایت جسے صرف امام بخاری نے روایت کیا ہو۔۔۔۔

(3) وہ روایت جسے صرف امام مسلم نے روایت کیا ہو۔۔۔۔

(4)وہ روایت جو شیخین کی شرائط پہ پوری اترتی ہو((اس سے مراد یہ ہے کہ جو راوی شیخین کے ہیں وہی اس روایت کے راوی ہوں اور ساتھ صحیح کی شرائط بھی پائی جائیں))۔۔۔۔۔

(5)وہ روایت جو صرف امام بخاری کی شرائط پہ پوری اترتی ہو۔۔۔۔

(6)وہ روایت جو صرف امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہو۔۔۔۔۔

(7)وہ روایت جو ان دونوں کی شرائط پہ صادق نہ آتی ہو۔۔۔۔۔

سوال::: کیا ادنی درجے کی روایت کو اعلی درجے کی روایت پہ ترجیح دی جاسکتی ہے؟؟؟

جواب::: قرینہ کے پائے جانے کے وقت ادنی درجے کی روایت کو اعلیٰ درجے کی روایت پہ ترجیح حاصل ہو گی۔۔۔۔۔

پہلی مثال::: وہ حدیث جسے امام مسلم نے روایت کیا ہو وہ مشہور ہو اور تواتر تک نہ پہنچی ہو اگر اس کے ساتھ کوئی قرینہ مل جائے مثلا اس کے طرق کثیر ہو جائیں تو وہ امام بخاری کی اس روایت پہ ترجیح پا جائے گی جو فرد مطلق ہو۔۔۔۔

دوسری مثال::: وہ حدیث جسے شیخین نے روایت نہ کیا ہو لیکن اس کی سند پہ اصح الاسانید کا اطلاق ہو جائے مثلا:::مالک عن نافع عن ابن عمر

اس صورت میں یہ حدیث اس حدیث پہ ترجیح پا جائے گی جسے صرف امام بخاری یا صرف امام مسلم نے روایت کیا ہو۔۔۔۔۔

سوال::: حسن لذاتہ کی تعریف کریں نیز اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟؟؟

جواب::: وہ حدیث جس میں صحیح لذاتہ کی تمام شرائط پائی جائیں لیکن اس کے راوی کا ضبط خفیف ہو اسے حسن لذاتہ کہتے ہیں،، حسن لذاتہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بذات خود حسن ہوتی ہے کسی امر خارج کی وجہ سے حسن نہیں ہوتی۔۔۔۔

سوال::: حسن لغیرہ کی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: حسن لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہیں جو بذات خود حسن نہ ہو لیکن طرق متعدد ہونے کی وجہ سے حسن کے درجے پہ پہنچ جائے،، مثلا مجہول راوی کی روایت ضعیف ہوتی ہے لیکن جب اس کے طرق متعدد ہو جائیں گے تو ضعیف کے درجہ سے نکل کر حسن کے درجے میں آجائے گی اور حسن لغیرہ کہلائے گی۔۔۔۔

سوال::: حسن لذاتہ سے دلیل پکڑنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: صحیح کی طرح حسن لذاتہ سے بھی دلیل پکڑنا درست ہے اگرچہ اس کا درجہ صحیح سے کم ہے۔۔۔

سوال::: حسن حدیث کس طرح صحیح کے مشابہ ہے؟؟؟

جواب::: جس طرح صحیح کے مختلف مراتب ہوتے ہیں اسی طرح حسن کے بھی مختلف مراتب ہوتے ہیں،، پس مراتب کے مختلف ہونے کے اعتبار سے یہ صحیح کے مشابہ ہے۔۔۔

سوال::: صحیح لغیرہ کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: وہ حسن لذاتہ حدیث جس کے ساتھ متعدد طرق مل جائیں تو اسے صحیح لغیرہ کہا جاتا ہے کیونکہ طرق کے متعدد ہونے سے راوی کے خفیف الضبط ہونے کی کمی پوری ہو جائے گی اور وہ صحیح کے درجہ پہ پہنچ جائے گی۔۔۔

اعتراض:: بعض اوقات ایک سند والی حدیث کے بارے میں محدثین کہتے ہیں """ھذا حدیث حسن صحیح""" حالانکہ حسن کا رتبہ صحیح سے کم ہے تو ایک حدیث ایک ہی وقت میں صحیح اور حسن کیسے ہو سکتی ہے؟؟؟

جواب::: ایسا اس وقت ہوتا ہے جب محدث کو حدیث کے راوی کے بارے میں شک ہو کہ اس راوی میں صحیح کی شرائط پائی جا رہی ہیں یا حسن کی؟؟؟ اس لیے محدث اپنے شک کی وجہ سے یوں کہہ دیتا ہے """حدیث حسن صحیح""" بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے """ھذا حدیث حسن اُو صحیح""" تاکہ اعتراض ہی پیدا نہ ہو۔۔۔

سوال::: وہ حدیث جس کے حسن یا صحیح ہونے کے بارے میں شک ہو اور وہ حدیث جس کے صحیح ہونے کے بارے میں یقین ہو ان دونوں میں سے کس کو ترجیح دی جائے گی؟؟؟

جواب::: جس کی صحت کے بارے میں یقین ہو اسے اس حدیث پہ ترجیح دی جائے گی جس کے حسن یا صحیح ہونے کے بارے میں شک ہو۔۔۔

سوال::: بعض اوقات دو اسناد والی حدیث کے بارے میں محدثین کہتے ہیں""ھذا حدیث حسن صحیح""تب ان کا کیا مطلب ہوتا ہے؟؟؟

جواب::: اگر دو اسناد والی حدیث کے بارے میں یوں کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے،،اور یہ حدیث اس حدیث سے قوی ہوتی ہے جس کے بارے میں محض""ھذا حدیث صحیح""کہا جائے کیونکہ اس کے طرق اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔۔۔

سوال::: امام ترمذی کے نزدیک حسن کی کیا تعریف ہے؟؟؟

جواب::: وہ حدیث جس کا راوی متہم بالکذب نہ ہو، وہ شاذ نہ ہو اور اس کی ایک سے زائد اسناد ہوں وہ امام ترمذی کے نزدیک حسن ہے۔۔۔

اعتراض::: امام ترمذی بعض احادیث کے بارے میں کہتے ہیں""حسن غریب""یہ کیسے درست ہو سکتا ہے حالانکہ ان کے نزدیک حسن کے طرق ایک سے زائد ہوتے ہیں؟؟؟

جواب::: جب امام ترمذی""حسن غریب""کہتے ہیں تو یہاں حسن سے مراد وہ ہوتی ہے جو جمہور کے نزدیک حسن ہے اور وہ حسن غریب کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے،،البتہ اگر امام ترمذی صرف""حسن""کہیں تو اس وقت یہاں وہ خاص حسن مراد ہو گی جو امام ترمذی کے نزدیک ہے۔۔۔

سوال::: امام ترمذی کے احادیث پہ حکم لگانے کے مختلف اسلوب ذکر کریں۔۔۔

جواب::: امام ترمذی سات طریقوں سے احادیث پہ حکم لگاتے ہیں:::

(1)ھذا حدیث حسن

(2)ھذا حدیث صحیح

(3)ھذاحدیث غریب

(4)ھذاحدیث حسن صحیح

(5)ھذاحدیث حسن غریب

(6)ھذاحدیث صحیح غریب

(7)ھذاحدیث حسن صحیح غریب

سوال::: امام ترمذی نے احادیث کی تمام اصطلاحات وہی اختیار کی ہیں جو جمہور کے نزدیک ہیں لیکن """حسن""" کی اپنی الگ سے تعریف کیوں کی؟؟؟

جواب::: امام ترمذی نے صرف """حسن""" کی الگ سے تعریف کی کیونکہ یہ ایک پیچیدہ اصطلاح تھی یا ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ اصطلاح ابھی جدید تھی اس کو کسی اور نے متعارف نہیں کروایا تھا تو امام ترمذی نے اپنی الگ سے تعریف کر کے اسے متعارف کروا دیا۔۔۔۔

سوال::: کیا صحیح یا حسن درجے کے راوی کا حدیث میں اپنی طرف سے زیادتی کرنا قبول ہے؟؟؟

جواب::: اگر صحیح یا حسن درجے کے راوی نے کسی روایت میں زیادتی کی تو اس کی دو صورتیں ہوں گی،، یا تو زیادتی والی روایت اور وہ روایت جس میں زیادتی نہیں کی گئی دونوں میں تضاد پایا جائے گا یا نہیں اگر دونوں میں تضاد نہیں پایا گیا تو زیادتی والی روایت مطلقاً قبول کر لی جائے گی کیونکہ وہ اس وقت مستقل حدیث کے درجے میں آجائے گی،، اور اگر دونوں میں تضاد پایا گیا تو پھر دونوں میں ترجیح والی صورت پیدا کی جائے گی جو روایت ترجیح پا جائے گی اسے قبول کر لیا جائے گا اور دوسری کو رد کر دیا جائے گا۔۔۔۔

وہ علماء جو اس ترجیح والی صورت کے قائل ہیں ان کے نام یہ ہیں:::

عبدالرحمن بن مہدی، یحییٰ القطان، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن مدینی، امام بخاری، ابو زرعہ رازی، ابو حاتم، نسائی، دار قطنی

سوال::: جو علماء کسی تفصیل کے بغیر مطلقاً زیادتی والی روایت قبول کرتے ہیں ان کے بارے میں مصنف کیا فرماتے ہیں ؟؟؟

جواب::: مصنف فرماتے ہیں کہ محدثین کے نزدیک صحیح حدیث کی شرط یہ ہے کہ وہ شاذ نہ ہو پس ان علماء پہ تعجب ہے جو زیادتی والی روایت کو بغیر کسی تفصیل کے مطلقاً قبول کرتے ہیں ((کیونکہ اس صورت میں شاذ روایت کو قبول کرنا لازم آئے گا))۔۔۔۔۔۔

سوال::: جو شوافع کسی راوی کی روایت میں زیادتی کو مطلقاً قبول کرتے ہیں مصنف ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: مصنف فرماتے ہیں کہ ان شوافع پہ بہت زیادہ تعجب ہے جو راوی کی زیادتی کو مطلقاً قبول کرتے ہیں حالانکہ امام شافعی کا مؤقف اس کے برعکس ہے،،امام شافعی کا مؤقف یہ ہے کہ اگر کوئی راوی حدیث کی روایت کرنے میں کسی حافظ الحدیث کے ساتھ شریک ہو اور اس کی مخالفت کرے تو دیکھا جائے گا کہ مخالفت کرنے والے کی روایت حافظ الحدیث کی روایت سے کم ہے یا زیادہ؟؟؟اگر کم ہے تو اسے قبول کر لیا جائے گا اور اگر زیادہ ہے تو یہ چیز اس کے لیے نقصان دہ ہے،، خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی کسی راوی کا زیادتی کرنا مطلقا قبول نہیں ہے بلکہ اس میں تفصیل ہے اس وجہ سے مصنف ان شوافع پہ تعجب کر رہے ہیں جو راوی کی زیادتی کو مطلقاً قبول کرتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث محفوظ اور شاذ کی وضاحت کریں۔۔۔

جواب::: اگر ثقہ راوی نے اوثق کی مخالفت کی تو اوثق والی روایت ترجیح پا جائے گی اور ثقہ راوی کی روایت مرجوح ہو گی ،،پس جو روایت ترجیح پا جائے گی اسے محفوظ کہا جائے گا اور مرجوح کو شاذ سے موسوم کیا جائے گا۔۔۔

مثال::: اس کی مثال ایک روایت ہے جسے ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے،انہوں نے عوسجہ سے اور انہوں نے ابن عباس سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص وفات پا گیا اس نے اپنا کوئی وارث نہیں چھوڑا سوائے ایک غلام کے جسے وہ آزاد کر چکا تھا۔۔۔۔

ابن جریج نے ابن عیینہ کی اس روایت کی موافقت کی ہے ((یعنی ابن عیینہ کے شیخ عمرو بن دینار سے یہ روایت ابن جریج نے بھی روایت کی ہے))۔۔۔

مذکورہ بالا سند کی مخالفت امام حماد کرتے ہیں،، حماد نے عمرو بن دینار سے روایت کیا اور انہوں نے عوسجہ سے،، یہاں تک آ کر حماد کی سند ختم ہو گئی،، حماد اور ابن عیینہ کی سند میں مخالفت یہ ہے کہ ابن عیینہ کی سند حضرت ابن عباس تک جاتی ہے جبکہ حماد کی سند عوسجہ پہ ختم ہو جاتی ہے،، اب ہم یہاں ابن عیینہ والی روایت کو ترجیح دیں گے کیونکہ اس کی موافقت ابن جریج نے کی ہے حماد والی روایت مرجوح ہو گی اگرچہ حماد ثقہ راوی ہیں لیکن اپنے سے اوثق کی مخالفت کر رہے ہیں۔۔۔۔

سوال::: حدیثِ منکر اور معروف کی مع مثال وضاحت کریں۔۔۔

جواب::: اگر ضعیف راوی ثقہ راوی کی مخالفت کرے تو ضعیف راوی کی روایت منکر کہلائے گی اور ثقہ کی روایت معروف کہلائے گی،، معروف کو منکر پہ ترجیح دے دی جائے گی۔۔۔۔

مثال::: اس کی مثال ابن ابی حاتم کی روایت ہے جسے انہوں نے """ حبیّب بن حبیب عن ابی اسحاق، عن العیزار بن حریث عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سند سے روایت کیا ہے کہ جس نے نماز قائم کی زکوۃ ادا کی بیت اللہ کا حج کیا روزہ رکھا اور مہمان کی عزت کی تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔۔۔۔

یہ روایت منکر ہے کیونکہ حبیب بن حبیب ایک ضعیف راوی ہیں ان کے علاوہ ثقہ راویوں نے یہی روایت ابو اسحاق سے موقوفا نقل کی ہے جبکہ حبیب بن حبیب اس کو مرفوعا بیان کر رہے ہیں،، پس یہاں حبیب بن حبیب والی روایت منکر ہے اور دیگر کی روایت معروف ہے۔۔۔۔

سوال::: منکر اور شاذ میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: ان دونوں میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے،، اگر ثقہ راوی اوثق کی مخالفت کرے تو اس کی روایت کو شاذ کہا جائے گا اور اگر ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے تو اسے منکر کہا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: متابعت کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: اگر کوئی روایت فرد نسبی کی موافقت کرے تو اسے متابع کہا جاتا ہے۔۔۔

سوال::: متابع کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: متابع کی دو اقسام ہیں:::

(1)متابعت تامہ

(2)متابعت قاصرہ

سوال::: متابعت تامہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔۔۔

جواب::: اگر سند میں اکیلے رہ جانے والے راوی کے لیے کوئی متابع پایا جائے تو اسے متابعت تامہ کہتے ہیں۔۔۔

مثلا::: امام شافعی نے اپنی کتاب """الام""" میں عن مالک عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""مہینہ کبھی انیتس دن کا ہوتا ہے پس تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور روزہ رکھنے سے نہ رکو جب تک چاند نہ دیکھ لو،،پس اگر تم پہ بادل چھا جائیں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو"""۔۔۔۔

امام مالک سے صرف امام شافعی نے """فاکملوا العدۃ ثلاثین""" کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے جبکہ امام مالک کے باقی تمام شاگردوں نے """فاقدروالہ""" کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے،،اب ہمیں امام شافعی کا ایک متابع مل گیا اور وہ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہیں انہوں نے انہی الفاظ کے ساتھ امام مالک سے یہ روایت نقل کی ہے۔۔۔۔

سوال:: متابعت قاصرہ کی تعریف بتائیں اور مثال کے ساتھ وضاحت کریں۔۔۔

جواب::: اگر متفرد راوی کی بجائے اس کے شیخ یا اس سے اوپر والے کسی راوی کا متابع پایا جائے تو اسے متابعت قاصرہ کہا جاتا ہے۔۔۔۔

مثلا::: متابعت تامہ کی مثال میں جو امام شافعی کی روایت بیان کی گئی اس کی متابعت قاصرہ صحیح ابن خزیمہ میں موجود ہے جس میں عاصم بن محمد عن ابیہ محمد بن زید عن جدہ عبداللہ بن عمر کی سند سے روایت منقول ہے اور اس میں """فکملوا ثلاثین""" کے الفاظ ہیں،،یہ روایت متابع تو ہے لیکن اس میں متابعت قاصرہ پائی جا رہی ہے کیونکہ اس میں امام شافعی کی بجائے عبداللہ بن دینار کا متابع محمد بن زید پایا جا رہا ہے یعنی ان دونوں نے عبداللہ بن عمر سے یہ روایت سنی ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر فرد نسبی کے لیے کوئی متابع روایت پائی جائے تو کیا دونوں کا لفظوں میں ایک جیسا ہونا ضروری ہے؟؟؟

جواب::: متابعت چاہے قاصرہ ہو یا تامہ دونوں صورتوں میں لفظوں کا ایک جیسا ہونا ضروری نہیں بلکہ محض معنی ایک جیسا ہو تب بھی اکتفاء ہو جائے گا البتہ ان دونوں روایات ((یعنی فرد نسبی اور متابع)) کا ایک ہی صحابی سے منقول ہونا ضروری ہے-----

سوال::: شاھد کی تعریف کریں---

جواب::: وہ حدیث جو لفظی اور معنوی یا صرف معنوی طور پر کسی دوسری حدیث کی مشابہ ہو اور وہ دونوں احادیث الگ الگ صحابی سے مروی ہوں----

سوال::: حدیث شاھد کی مثال ذکر کریں---

جواب:::

لفظی و معنوی شاھد کی مثال::: امام شافعی نے اپنی کتاب ""الأم"" میں یہ روایت نقل کی ہے ""عن مالک عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الشھر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین""------

اس حدیث کا شاھد وہ ہے جسے امام نسائی نے ""عن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"" کی سند سے روایت کیا ہے-----

یعنی دونوں احادیث کے الفاظ و معانی ایک جیسے ہیں لیکن دونوں کو روایت کرنے والے صحابہ الگ الگ ہیں----

معنوی شاھد کی مثال::: اسی حدیث ((یعنی امام شافعی کی روایت)) کا معنوی شاھد وہ حدیث ہے جسے امام بخاری نے روایت کیا ""عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین""----

یہاں دونوں احادیث کو روایت کرنے والے صحابہ الگ الگ ہیں، البتہ یہ صرف معنوی شاھد ہے کیونکہ دونوں کے الفاظ ایک جیسے نہیں ہیں---

سوال::: بعض آئمہ شاھد اور متابع کے درمیان کیا فرق بیان کرتے ہیں؟؟؟

جواب::: بعض آئمہ کا کہنا ہے کہ اگر ایک حدیث دوسری کے ساتھ الفاظ میں مشابہ ہو تو وہ متابع کہلائے گی اور اگر یہ مشابہت صرف معنی میں ہو تو وہ شاھد کہلائے گی اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دونوں کو ایک صحابی نے روایت کیا یا الگ الگ نے۔۔۔

کبھی کبھی متابع پہ شاھد کا اطلاق بھی ہوتا ہے اور شاھد پہ متابع کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: جوامع، مسانید اور اجزاء سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: یہ احادیث کی کتب کی اقسام ہیں،، جوامع سے مراد احادیث کی وہ کتب جن میں فقہی ابواب یا حروف تہجی کے اعتبار سے احادیث کو جمع کیا گیا ہو،، مسانید سے مراد جس میں صحابہ کی احادیث کو الگ الگ بیان کیا گیا ہو یعنی پہلے ایک صحابی کی تمام روایات کو بیان کر لیا اور پھر دوسرے صحابی کی روایات کو بیان کیا،، اجزاء سے مراد احادیث کی وہ کتب جس میں کسی ایک شخصیت کی احادیث جمع کی گئی ہوں ((خواہ وہ صحابی ہو یا غیر صحابی)) یا کسی ایک موضوع کے متعلق احادیث جمع کی گئیں ہوں۔۔۔۔

سوال::: اعتبار کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: فرد نسبی روایت کے لیے احادیث کی کتب میں سے متابع یا شاھد تلاش کرنا اعتبار کہلاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: احادیث مقبول کے بیان کیے گئے مختلف مراتب سے کب فائدہ حاصل ہو گا؟؟؟

جواب::: جب مقبول احادیث میں تعارض پایا جاتا ہے اس وقت اس تقسیم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے،، اعلی کو ادنی پہ ترجیح دے دی جاتی ہے۔۔۔۔

سوال::: معمول بہ اور غیر معمول بہ کے اعتبار سے خبر مقبول کی وجہ حصر بیان کریں۔۔۔

جواب::: حدیث مقبول یا تو معارضے سے محفوظ ہو گی یا اس سے معارض روایت پائی جائے گی،، اگر معارضے سے محفوظ ہو تو اسے محکم کہا جائے گا اور اگر کوئی معارض روایت پائی گئی تو دیکھا جائے گا معارض روایت اس کے برابر کی ہے یا اس سے ادنی ہے اگر ادنی ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اگر برابر کی روایت ہے تو دونوں میں تطبیق دینے کی کوشش کی جائے گی اگر

تطبیق دے دی گئی تو وہ روایت مختلف الحدیث کہلائے گی اگر تطبیق دینا ممکن نہ ہو تو پھر تاریخ کے ذریعے دیکھا جائے گا کہ دونوں میں سی کون سی حدیث مقدم ہے اور کون سی مؤخر؟؟؟ پھر جو حدیث مؤخر ہو گی اسے مقدم کا ناسخ مان کر قبول کر لیا جائے گا اگر ناسخ و منسوخ کا بھی پتا نہ چل سکا تو دیگر قرائن کے ذریعے دونوں میں سے کسی ایک کو دوسری پہ ترجیح دینے کی کوشش کی جائے گی اگر کوئی بھی راجح نہ ہو سکے تو ان دونوں میں سے کسی پہ بھی عمل نہیں کیا جائے گا بلکہ توقف کیا جائے گا جب تک کوئی وجہ ترجیح ظاہر نہیں ہو جاتی۔۔۔

سوال::: حدیث محکم کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: وہ حدیث جس کے معارض کوئی روایت نہ پائی جائے حدیث محکم کہلاتی ہے۔۔۔۔

سوال::: مختلف الحدیث کی تعریف کریں اور مثال دیں۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس کے معارض کوئی روایت پائی جائے اور دونوں میں تطبیق دینا ممکن ہو مختلف الحدیث کہلاتی ہے۔۔۔

مثال::: ایک حدیث میں ہے""بیماری متعدی نہیں ہوتی"" جبکہ دوسری حدیث میں ہے""کوڑھ کے مریض سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو""۔۔۔

یہ دونوں احادیث صحیح ہیں،،ان میں ابن صلاح یوں تطبیق فرماتے ہیں کہ امراض فطری طور پر ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل نہیں ہوتے البتہ مریض سے میل جول رکھنے کی وجہ سے بیماری دوسرے میں منتقل ہو جاتی ہے((یعنی فطری طور پر بیماری متعدی نہیں ہوتی البتہ سبب کی وجہ سے متعدی ہو جاتی ہے))۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا دو معارض احادیث میں ابن حجر نے کیا تطبیق فرمائی اور انہوں نے ابن صلاح کی تطبیق کا کیسے رد کیا؟؟؟

جواب::: ابن حجر نے ابن صلاح کی تطبیق کا رد یوں کیا کہ بعض اوقات مریض سے ملنا پایا جاتا ہے لیکن بیماری متعدی نہیں ہوتی جیسا کہ حکیم وغیرہ وہ مریض کے پاس آتے رہتے ہیں لیکن ان کی جانب بیماری نہیں جاتی۔۔۔

ابن حجر اپنی تطبیق یوں فرماتے ہیں کہ بیماری کی متعدی ہونے کی نفی اپنے عموم پہ ہے جیسا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ""کوئی شے دوسری شے کی طرف متعدی نہیں ہوتی""،،وہ حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوڑھ کے مریض سے دور بھاگنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے مریض کو ملنے سے کوئی شخص ابتدائی طور پر اس مرض کا شکار ہو اور وہ یہ سمجھے کہ مجھے یہ بیماری اس مریض سے لگی ہے یوں وہ غلط عقیدے کا شکار ہو کر گناہ میں پڑ جائے گا لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سوء اعتقاد کا دروازہ سرے سے بند کرنے کے لیے فرمادیا کہ ایسے مریض سے دور بھاگ جاؤ۔۔۔

سوال::: مختلف الحدیث کے بارے میں کن علماء نے کتب لکھیں؟؟؟

جواب::: اس کے متعلق امام شافعی،ابن قتیبہ اور امام طحاوی نے کتب لکھیں۔۔۔

سوال::: نسخ کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: کسی حکم شرعی کو ایسی دلیل کے ذریعے ختم کر دینا جو اس سے متاخر ہو۔۔۔

سوال::: ناسخ ومنسوخ احادیث کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: اگر ایک درجے کی دو احادیث میں تضاد پیدا ہو جائے اور ان میں تطبیق دینا ممکن نہ ہو تو ہم دیکھیں گے ان میں سے متقدم کون سی ہے اور متاخر کون سی ہے؟؟؟ جو متاخر ہو گی اس کے ذریعے متقدم کو منسوخ کر دیں گے،، جس کے ذریعے یہ نسخ والا عمل کیا جائے گا اسے ناسخ اور دوسری کو منسوخ کہتے ہیں،، یہاں حدیث پہ نسخ کا اطلاق مجازا ہوا ہے کیونکہ حقیقی ناسخ تو اللہ پاک ہے۔۔۔

سوال::: کن کن طریقوں سے نسخ کو پہچانا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: نسخ کو پہچاننے کے کئی طریقے ہیں ان میں تین طریقے درج ذیل ہیں:::

(1)سب سے صریح طریقہ حدیث ہے جیسا کہ ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""" میں تم کو قبور کی زیارت کرنے سے روکتا تھا پس اب تم زیارت کیا کرو بے شک وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں""" یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں پچھلی حدیث کو منسوخ کر دیا۔۔۔۔

(2)دوسرا طریقہ یہ ہے صحابی یہ کہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ حضرت جابر کا قول ہے"""رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو امور میں سے آخری امر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا تھا"""، حضرت جابر یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ پہلے پہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرتے تھے لیکن بعد میں یہ کرنا چھوڑ دیا۔۔۔

(3)تاریخ کے ذریعے نسخ کو پہچانا جاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا بعد میں اسلام لانے والے صحابی کی روایت پہلے اسلام لانے والے صحابی کی روایت کے لیے مطلقاً ناسخ بن سکتی ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، ہو سکتا ہے انہوں نے یہ روایت ایسے صحابی سے سنی ہو جو متقدم الاسلام صحابی سے پہلے مسلمان ہوئے ہوں اور اس متاخر الاسلام صحابی نے یہاں ارسال کر دیا ہو لیکن اگر متاخر الاسلام صحابی اس بات کی تصریح کر دیں کہ میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے تو پھر وہ متقدم الاسلام صحابی کی روایت کو منسوخ کر دے گی لیکن شرط یہ ہے کہ اس متاخر الاسلام صحابی نے اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ بھی نہ سنا ہو۔۔۔۔

سوال::: کیا اجماع ناسخ بن سکتا ہے؟؟؟

جواب::: اجماع ناسخ نہیں بن سکتا بلکہ وہ نسخ پہ دلالت کرتا ہے۔۔۔

سوال::: لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ جب دو دلیلیں آپس میں تعارض کریں گی تو وہ ساقط ہو جائیں گی کیا یہ بات درست ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، ایسا نہیں ہوتا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ جب دو دلائل آپس میں تعارض کریں اور اگر کوئی وجہ ترجیح ممکن نہ ہو تو توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ دونوں میں کسی ایک کو ترجیح دے دی جائے۔۔۔۔

سوال::: کسی بھی خبر کورد کرنے کی کتنی اور کون سی وجوہات ہیں؟؟؟

جواب::: کسی بھی خبر کورد کرنے کی دو وجوہات ہیں:::

(1)سند میں سے راوی ساقط ہونا۔۔۔

(2)سند کے کسی راوی پہ طعن ہونا۔۔۔

سوال::: حدیث معلق کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: اگر کسی حدیث کی سند کے شروع سے ایک یا ایک سے زائد راوی ساقط ہوں تو وہ حدیث معلق کہلائے گی۔۔۔

سوال::: حدیث معلق کی صورتیں بیان کریں۔۔۔

جواب::: حدیث معلق کی چار صورتیں ہیں:::

(1)پوری سند حذف کر دی جائے اور کہا جائے""قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم""۔۔۔

(2)صحابی کو باقی رکھا جائے اور پوری سند حذف کر دی جائے۔۔۔

(3)صحابی اور تابعی کا نام ذکر کیا جائے اور باقی سند ذکر نہ کی جائے۔۔۔۔

(4)راوی اپنے شیخ کا نام حذف کر کے شیخ کے شیخ سے روایت کو منسوب کر دے یعنی مجھے اس نے بیان کی ہے۔۔۔

چوتھی صورت کو معلق کہا جائے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے صحیح قول یہ ہے اگر کسی ذریعے سے معلوم ہو جائے کہ حذف کرنے والا راوی تدلیس کرتا ہے تو وہ حدیث مدلس کہلائے گی ورنہ معلق ہو گی۔۔۔۔

سوال::: معلق کو حدیث مردود کی قسم کیوں قرار دے دیا؟؟؟

جواب::: معلق کو حدیث مردود کی قسم قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ جس راوی کو حذف کیا گیا ہے وہ مجھول الحال ہے،،ہاں اگر کسی دوسری سند میں اس راوی کا نام ذکر کر دیا جائے گا تو پھر وہ حدیث معلق نہیں رہے گی بلکہ صحیح ہو جائے گی۔۔۔

سوال::: تعدیلِ مبہم کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: اگر معلق حدیث کا راوی یہ کہ دے کہ میں نے جتنے بھی راوی حذف کیے ہیں سب کے سب ثقہ ہیں اسے تعدیل مبہم کہتے ہیں،، جمہور کے نزدیک تعدیلِ مبہم اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک حذف شدہ تمام راویوں کے نام بیان نہ کر دیے جائیں،، ابن صلاح فرماتے ہیں کہ اگر تعدیلِ مبہم یقین اور جزم والے صیغوں کے ساتھ کسی ایسی کتاب میں واقع ہو جس کی صحت کا التزام کیا گیا ہو مثلا::: بخاری و مسلم تو اس وقت اسے قبول کر لیا جائے گا کہ ہو سکتا ہے مصنف نے کسی وجہ سے سند کو حذف کر دیا ہو البتہ اگر یہ تعدیل مبہم کمزور صیغوں کے ساتھ کی جائے تو پھر اس میں کلام کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: حدیث مرسل کسے کہتے ہیں؟؟؟ نیز اس کی صورت بیان کریں۔۔۔

جواب::: اگر سند کے آخر سے یعنی تابعی کے بعد کوئی راوی حذف ہو تو اسے مرسل کہا جائے گا۔۔۔

اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی تابعی کہے "" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذا، اَو فعل کذا، اَو فُعِلَ بحضرتہ کذا""۔۔۔

سوال::: حدیث مرسل کو خبر مردود میں سے کیوں شمار کیا گیا؟؟؟

جواب::: حدیث مرسل کو خبر مردود میں سے شمار کیا گیا ہو سکتا ہے جس راوی کو تابعی نے حذف کیا وہ صحابی نہ ہو بلکہ تابعی ہو اور احتمال ہے کہ وہ تابعی غیر ثقہ ہو،، اگر حذف شدہ راوی ثقہ ہو تو پھر مزید یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ ہو سکتا ہے اس نے بھی صحابی کی بجائے تابعی سے روایت سنی ہو اور پھر وہ تابعی ثقہ ہے یا غیر ثقہ یہ بھی معلوم نہیں،، پس ان وجوہات کی بناء پہ خبر مرسل کو مردود میں شمار کیا گیا۔۔۔۔

سوال::: ایک سند میں تابعی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان زیادہ سے زیادہ کتنے واسطے پائے جا سکتے ہیں؟؟؟

جواب::: چھ یا سات

سوال::: مرسل روایت کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:::

(1)جمہور محدثین کے مطابق اگر یہ معلوم ہو کہ وہ تابعی صرف ثقہ راوی سے ارسال کرتا ہے تو اس کی حدیث کو قبول کرنے میں توقف کیا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے وہ راوی اس کے نزدیک ثقہ ہو باقیوں کے نزدیک غیر ثقہ ہو،،امام احمد کا ایک قول کے مطابق یہی مؤقف ہے۔۔۔

(2)مالکیوں، کوفیوں اور امام احمد بن حنبل کے ایک قول کے مطابق اس تابعی کی مرسل روایت کو مطلقا قبول کیا جائے گا جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ صرف ثقہ سے ارسال کرتا ہے۔۔۔

(3)امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر کسی اور سند سے مرسل روایت کی تائید ہوتی ہے تو اس کو قبول کر لیا جائے گا۔۔۔

(4)ابو بکر رازی نے احناف سے اور ابو ولید باجی نے مالکیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ مرسل روایت کو بالاتفاق قبول نہیں کیا جائے گا چاہے ثقہ سے ارسال کیا گیا ہو یا غیر ثقہ سے۔۔۔

سوال::: معضل کی تعریف کریں۔۔

جواب::: اگر سند میں دو یا دو سے زائد راوی پے در پے حذف ہوں تو وہ حدیث معضل کہلائے گی۔۔۔

سوال::: معضل اور معلق میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: معضل اور معلق میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے،،اگر سند کے شروع میں دو یا دو زائد راوی پے در پے حذف ہوں گے تو اس پہ معلق اور معضل دونوں کا اطلاق ہو گا،،اگر سند کے شروع سے ایک ہی راوی حذف ہو گا تو وہ صرف معلق کہلائے گی،،اگر سند کے درمیان سے دو یا دو سے زائد راوی پے در پے حذف ہوں گے تو وہ معضل کہلائے گی۔۔۔

سوال::: حدیث منقطع کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: اگر سند میں ایک یا ایک سے زائد راوی حذف ہوں لیکن ایک ہی جگہ سے نہ ہوں بلکہ متعدد جگہ سے ہوں تو وہ حدیث منقطع کہلائے گی۔۔۔

سوال::: سقط کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: سقط کی دو اقسام ہیں:::

(1)سقط واضح،، یہ وہ سقط ہے جو بلکل واضح ہوتا ہے اور اصول حدیث کو جاننے والا کوئی بھی شخص اس سقط کو پہچان سکتا ہے---

(2)سقط خفی،، یہ وہ سقط ہے جو واضح نہیں ہوتا اور اس کو پہچانا ہر بندے کے بس کی بات نہیں اور جس روایت میں یہ سقط پایا جائے اسے مدلس اور مرسل خفی کہتے ہیں---

سوال:: سقط ظاہر کو کیسے پہچانا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: اس کو پہچانا بہت آسان ہے،، اس کو راوی اور مروی عنہ کے درمیان ملاقات نہ ہونے سے پہچان لیا جاتا ہے بایں طور پر کہ یا تو ان دونوں کا زمانہ ایک نہیں ہوگا اگر زمانہ ایک ہوا تو ان دونوں کی ملاقات ثابت نہیں ہوگی---

اس چیز کو پہچاننے کے لیے تاریخ کی حاجت ہوتی ہے یعنی راویوں کی تاریخ ولادت، تاریخ وفات ان کے علم حاصل کرنے کا زمانہ اور ان کے سفر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس سقط کو پہچانا جا سکتا ہے----

سوال::: لفظ"""مدلَّس"""کی لغوی تحقیق کریں---

جواب::: یہ"""دلس"""سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے"""اندھیرے کو روشنی سے ملا دینا"""،، اس حدیث کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ اس میں راوی اپنے شیخ کا نام ذکر نہیں کرتا اور اس شخص سے سماع کا وہم ڈال دیتا ہے جس سے اس نے سماع نہیں کیا ہوتا---

سوال::: مدلس کی تعریف کریں---

جواب::: وہ حدیث جس کی سند میں راوی اپنے شیخ کا ذکر نہ کرے بلکہ شیخ کے شیخ کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کرے جس سے یہ احتمال پیدا ہوتا ہو کہ اس راوی نے ان سے یہ حدیث سنی ہے مثلا وہ یوں کہے"""عن فلان یا قال فلان"""----

اگر اس نے ایسے الفاظ استعمال کیے جو سماع کی صراحت پہ دلالت کرتے ہوں مثلا کہا"""سمعت""" حالانکہ سماع نہیں کیا تھا تو پھر وہ جھوٹا کہلائے گا اس کی عدالت ساقط ہو جائے گی---

جس شخص سے تدلیس ثابت ہو جائے اور وہ عادل ہو تو اس کی روایت تب تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک وہ سماع کی تصریح نہ کر دے۔۔۔۔

سوال::: مرسل خفی کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: مرسل خفی وہ روایت کہلاتی ہے جس میں راوی اپنے شیخ کو چھوڑ کر ایسے شیخ سے روایت کرے جو اس کا ہم عصر ہو اور اس نے اس ہم عصر شیخ سے سماع نہ کیا ہو بلکہ دونوں کے درمیان ایک واسطہ موجود ہو۔۔۔۔

سوال::: مدلس اور مرسل خفی میں فرق بیان کریں۔۔۔

جواب::: مدلس میں راوی ایسے شیخ سے روایت کر رہا ہوتا ہے جو ہم عصر ہو اس سے ملاقات تو ہوئی ہو لیکن سماع ثابت نہ ہو جبکہ مرسل خفی میں راوی اس شیخ کا محض ہم عصر ہوتا ہے ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔۔۔۔

سوال::: بعض لوگوں نے تدلیس میں صرف ہم عصر ہونا شرط قرار دیا ہے ملاقات کی شرط نہیں لگائی کیا ان کی یہ بات درست ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں بلکہ تدلیس میں ملاقات ہونا ضروری ہے محض ہم عصر ہونا ضروری نہیں، محضرمین کی روایت کو محدثین نے مرسل خفی میں شمار کیا ہے ((محضرمین سے مراد وہ لوگ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ تو پایا لیکن ان سے ملاقات نہیں کی مثلاً ابو عثمان نہدی، قیس بن ابی حازم)) اگر تدلیس میں صرف ہم عصر ہونا ضروری ہوتا ملاقات کی شرط نہ ہوتی تو یہ تمام حضرات مدلسین میں شمار کیے جاتے کیونکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ مبارک پایا ہے لہذا ثابت ہوا کہ تدلیس میں ہم عصر ہونے کے ساتھ ساتھ ملاقات کا ہونا بھی ضروری ہے۔۔۔۔

سوال::: ان علماء کے نام بتائیں جنہوں نے تدلیس میں ہم عصر ہونے کے ساتھ ساتھ ملاقات کی شرط لگائی ہے؟؟؟

جواب::: امام شافعی، ابو بکر بزار

سوال::: راوی اور مروی عنہ کے درمیان عدم ملاقات کا کیسے پتا چلے گا؟؟؟

جواب::: اس کی دو صورتیں ہیں:::

(1)راوی خود بتادے کہ میں نے مروی عنہ سے ملاقات نہیں کی جیسا کہ سفیان بن عینیہ نے امام زھری سے روایت کر کے خود اقرار کیا تھا کہ میں نے امام زھری سے ملاقات نہیں کی۔۔۔۔

(2)کوئی ماہر محدث اس بات کی خبر دے کہ راوی اور مروی عنہ کی ملاقات ثابت نہیں۔۔۔۔

سوال::: وجوہ طعن کتنی اور کون سی ہیں؟؟؟

جواب:::

وجوہ طعن دس ہیں،، پانچ کا تعلق راوی کی عدالت سے ہے جبکہ پانچ کا تعلق راوی کے ضبط سے ہے۔۔۔۔

(1)کذب

راوی جان بوجھ کر جھوٹی حدیث بیان کرے۔۔۔۔

(2)کذب کی تہمت

راوی ایسی حدیث بیان کرے جو اس کے علاوہ کسی نے نہ کی ہو اور وہ حدیث قواعد معلومہ کے خلاف ہو یا وہ راوی اپنی روزمرہ کی گفتگو میں جھوٹ بولتا ہو لیکن حدیث کے بارے میں ابھی تک جھوٹ نہ بولا ہو ورنہ پھر تو کذب کے دائرے میں چلا جائے گا۔۔۔۔۔

(3) کثرت سے غلطیاں کرنا

(4)غفلت برتنا

(5)راوی کا فاسق ہونا اور اس کا فسق حد کفر تک نہ پہنچا ہو۔۔۔۔

(6)وہم

یعنی راوی بھول کر وہم کی بناء پہ کوئی غلطی کرے۔۔۔۔

(7)راوی کا ثقات کی مخالفت کرنا

(8)راوی کا مجہول ہونا

(9)راوی کا بدعتی ہونا

(10)راوی کا حافظہ خراب ہونا یعنی اس کی غلطیاں اس کی درستگیوں سے زیادہ ہو جائیں۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث موضوع کسے کہتے ہیں؟؟؟ نیز یہ بتائیں حدیث موضوع پہ وضع کا حکم قطعی طور پر لگایا جاتا ہے یا ظنی طور پر؟؟؟

جواب::: وہ راوی جس پہ اس بات کا طعن لگا ہو کہ یہ جھوٹی احادیث گھڑتا ہے اس کی روایت موضوع قرار پائے گی۔۔۔۔

موضوع پہ وضع کا حکم قطعی نہیں ہوتا بلکہ ظنی ہوتا ہے کیونکہ جھوٹا بندہ کبھی کبھی سچی بات کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا ہر محدث موضوع حدیث کو غیر موضوع سے ممتاز کر سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، جس محدث میں چار شرائط پائی جائیں گی وہی یہ کام کر سکتا ہے:::

(1)اسے روایات کی اسناد اور راویوں کے بارے میں مکمل معلومات ہوں۔۔۔۔

(2)روشن ذہن والا ہو۔۔۔

(3)قوی فہم والا ہو۔۔۔۔

(4)وہ علامات جو اس حدیث کے موضوع ہونے پہ دلالت کرتی ہیں ان سے واقف ہو۔۔۔۔۔

سوال::: اگر واضع حدیث وضع کرنے کا اقرار کر لے تو کیا اس کا اقرار قبول کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، لیکن ابن دقیق کا کہنا ہے کہ اس کے اقرار پہ عمل نہیں کیا جائے گا ہو سکتا ہے وہ اقرار کرنے میں جھوٹا ہو،، ابن دقیق کے قول سے بعض محدثین نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس کے اقرار کو مطلقا قبول نہیں کیا جائے گا جبکہ اس قول کا مطلب تھا کہ قطعی طور پر اس کے اقرار کو قبول نہیں کیا جائے گا لیکن ظنی طور پر قبول کیا جائے گا،، اگر ظنی طور پر اقرار کو

قبول نہ کیا جائے تو پھر بہت بڑا حرج لازم آجائے گا پھر تو زنا کا اقرار کرنے والے کو رجم بھی نہیں لگایا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اس کا اقرار جھوٹا ہو۔۔۔

پس ثابت ہوا کہ اگر واضع روایت کے وضع کا اقرار کر لے تو اس کا اقرار قبول کر کے روایت کو موضوع قرار دیا جائے گا۔۔۔

سوال::: حدیث کے وضع ہونے پہ کس طرح معرفت حاصل ہوتی ہے؟؟؟

جواب::: اس کا ایک ذریعہ تو اوپر والے سوال میں بیان ہو چکا کہ اگر راوی خود وضع کا اقرار کر لے تو حدیث پہ موضوع کا حکم لگایا جائے گا اس کے علاوہ قرائن کے ذریعے حدیث کے موضوع ہونے کو پہچانا جاتا ہے،، دو قرینے درج ذیل ہیں:::

(1)راوی کا حال اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ اس نے روایت گھڑی ہے مثلا مامون بن احمد کے پاس اس بات کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ امام حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں؟؟؟ تو اس نے فوراً ایک سند خود سے گھڑی جس سے ثابت ہو رہا تھا کہ امام حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ سے سماع کیا ہے۔۔۔

اسی طرح کا واقعہ ہے ایک دفعہ غیاث بن ابراہیم خلیفہ مہدی کے پاس گیا تو وہ کبوتروں سے کھیل رہا تھا،، غیاث نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سند چلائی اور یہ حدیث بیان کی """لا سبق الا فی نصل أو خف أو حافر أو جناح""" اس میں اس نے """أو جناح""" کا لفظ زائد کیا تا کہ خلیفہ کو خوش کر سکے لیکن خلیفہ جان گیا کہ اس نے کبوتر کی وجہ سے حدیث میں اپنی طرف سے اضافہ کیا لہذا خلیفہ نے کبوتر کو ذبح کرنے کا حکم دے دیا۔۔۔

(2)دوسرا قرینہ یہ ہے کہ روایت کا حال اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ وہ جھوٹی ہے بایں طور پر کہ وہ نص قرآنی، احادیث متواترہ، اجماع قطعی کے بلکل خلاف ہوتی ہے۔۔۔۔

سوال::: حدیث وضع کرنے کی کیا صورت ہے؟؟؟

جواب::: راوی کبھی کبھی خود حدیث کو گھڑ لیتا ہے،، کبھی سلف وصالحین یا حکماء یا اسرائیلیات میں سے کسی بات کو حدیث کہہ کر بیان کر دیتا ہے یا کوئی ضعیف روایت اٹھا کر اس کے شروع میں صحیح سند لگا دیتا ہے تا کہ وہ حدیث عام ہو جائے۔۔۔

سوال::: کن وجوہات کی بناء پہ راوی حدیث کو وضع کرتا ہے؟؟؟

جواب::: اس کی کئی وجوہات ہیں:::

(1)بے دینی

(2)جہالت

(3)عصبیت

(4)خواہشات کی پیروی

(5)کوئی انوکھی بات کرنا تاکہ مشہور ہو جائے۔۔۔

اور یہ تمام صورتیں بالاجماع حرام ہیں۔۔۔

سوال::: کیا ترغیب وترہیب کے لیے حدیث گھڑنا جائز ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، بعض کرامیوں اور صوفیوں کا کہنا ہے کہ ترغیب وترہیب کے لیے جھوٹی احادیث بیان کرنا جائز ہے حالانکہ یہ ان کی جہالت ہے کیونکہ ترغیب وترہیب بھی شرعی احکامات میں سے ہے۔۔۔

سوال::: حدیث گھڑنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: جمہور کے مطابق حدیث گھڑنا کبیرہ گناہ ہے جبکہ ابو محمد جوینی نے ایسے بندے کو کافر قرار دیا ہے۔۔۔

سوال::: موضوع حدیث کو بیان کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: موضوع حدیث کو بیان کرنا حرام ہے ہاں اگر اس لیے بیان کرتا ہے تاکہ لوگوں کو بتائے کہ یہ روایت موضوع ہے تب بیان کرنا جائز ہے۔۔۔

سوال::: حدیث متروک کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جسے متہم بالکذب راوی روایت کرے متروک کہلاتی ہے۔۔۔

سوال::: اگر کثیر غلطیاں کرنے والا یا غافل یا فاسق راوی کوئی روایت بیان کرے تو اسے کیا نام دیا جائے گا؟؟؟

جواب::: ایسی روایت کو منکر کہا جائے گا،، یہ تعریف ان علماء کے نزدیک ہے جو منکر میں ضعیف راوی کی ثقہ سے مخالفت کی شرط نہیں لگاتے جبکہ بعض آئمہ کے نزدیک منکر وہ ہوتی ہے جس میں ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے۔۔۔

سوال::: وہم کا طعن کس راوی پہ لگایا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: یہ ایسے راوی پہ لگایا جاتا ہے جو روایت کے سند و متن میں تبدیلی پیدا کر دے، مرسل کو منقطع سے ملا دے ایک حدیث کا حصہ دوسری حدیث میں داخل کر دے۔۔۔

سوال::: وہمی راوی کی روایت کو کیا نام دیا جائے گا؟؟؟

جواب::: ایسی روایت کو معلل کہا جاتا ہے۔۔۔

سوال::: کیا خبر معلل کی معرفت آسانی سے ہو جاتی ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کا کام ہے جنہیں اسناد اور متون کے بارے وسیع علم ہو ان کا حافظہ روشن ہو الغرض یہ کہ یہ انتہائی مشکل کام ہے اسی وجہ سے چند ایک محدثین نے ہی اس بارے میں بحث کی ہے مثلا:::امام بخاری، علی ابن مدینی ،احمد بن حنبل،یعقوب بن ابی شیبہ،ابو حاتم،ابو زرعہ،دار قطنی۔۔۔

یہ کام اتنا مشکل ہے کہ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ محدث کسی حدیث کو معلل تو کہ دیتا ہے لیکن اپنے دعوے پہ دلیل قائم نہیں کر سکتا کیونکہ علت ڈھونڈنا انتہائی پیچیدہ ترین کام ہے۔۔۔۔

سوال::: مخالفت ثقات کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: مخالفت ثقات کی چھ اقسام ہیں:::

(1)مدرج الاسناد

(2)مدرج المتن

(3)مقلوب

(4)مزید فی متصل الاسانید

(5)مضطرب

(6)مصحف و محرف

سوال::: مدرج الاسناد کی تعریف کریں نیز اس کی چاروں صورتوں کو بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: مدرج الاسناد وہ حدیث ہے جس کی سند میں تبدیلی کر دی جائے۔۔۔۔

اس کی چار صورتیں ہیں:::

(1)ایک جماعت نے مختلف اسناد کے ساتھ ایک حدیث کو بیان کیا پھر ان سے ایک راوی نے بیان کیا اور تمام اسناد میں فرق کرنے کی بجائے ان کو ایک ہی جگہ اکٹھا کر دیا۔۔۔

(2)راوی کے پاس متن کا کچھ حصہ ایک سند سے آیا تھا جبکہ دوسرا حصہ دوسری سند سے آیا تھا لیکن اس نے سارے متن کو ایک ہی سند سے بیان کر دیا اور فرق نہیں کیا یا ایک شیخ سے حدیث کا ایک حصہ بلاواسطہ سنا جبکہ دوسرا حصہ بالواسطہ سنا لیکن پھر پوری حدیث کو بلاواسطہ بیان کر دیا۔۔۔

(3)راوی کے پاس دو احادیث مختلف اسناد سے تھیں لیکن اس نے ایک ہی سند سے دونوں کو بیان کر دیا یا ایک حدیث کو اسی کی سند سے بیان کیا لیکن اس میں دوسری حدیث کے متن سے کچھ اضافہ کر دیا۔۔۔

(4)شیخ ایک حدیث کی سند بیان کر رہا تھا لیکن بیچ میں کسی وجہ سے شیخ نے اپنا کلام کر دیا لیکن سننے والے نے یہ سمجھ لیا کہ یہ الفاظ حدیث کا حصہ ہیں لہذا اس نے ان الفاظ کو حدیث میں شامل کر لیا۔۔۔

یہ مدرج الاسناد کی چار صورتیں ہیں۔۔۔۔

سوال::: مدرج المتن کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس کے متن میں ایسا کلام ملادیا جائے جو اس حدیث میں سے نہ ہو مثلا موقوف کو مرفوعا حدیث سے ملادینا۔۔۔

کبھی کبھی یہ ادراج حدیث کے شروع میں ہوتا ہے، کبھی حدیث کے درمیان ہوتا ہے اور کبھی حدیث کے آخر میں ہوتا ہے اور یہ آخری صورت زیادہ پائی جاتی ہے۔۔۔

سوال::: اس بات کی معرفت کیسے حاصل ہوتی ہے کہ یہ حدیث مدرج المتن ہے؟؟؟

جواب::: اس کے ادراک کی تین صورتیں ہیں:::

(1)اس جیسی دوسری روایت کے ذریعے پتا چلایا جاتا ہے کہ اس حدیث کے متن میں اضافہ ہوا ہے۔۔۔

(2)راوی خود بتادے کہ میں نے حدیث میں ادراج کیا ہے یا آئمہ میں کوئی اطلاع کردے کہ اس حدیث کے متن میں ادراج کیا گیا ہے۔۔۔

(3) کبھی ادراج کا پتا اس قرینے سے بھی چل جاتا ہے کہ ایسا کلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہونا محال ہے۔۔۔

سوال::: کس امام نے حدیث مدرج کے بارے میں کتاب لکھی؟؟؟

جواب::: خطیب بغدادی نے۔۔۔

سوال::: حدیث مقلوب کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: وہ حدیث جس کی سند یا متن میں غلطی سے تقدیم وتاخیر ہوگئی ہو۔۔۔

سند میں تقدیم وتاخیر سے مراد راویوں کے نام بدل دینا مثلا مرہ بن کعب کو کعب بن مرہ بنادیا،، متن میں قلب سے مراد متن کو آگے پیچھے کردینا جیسا کہ مسلم شریف میں ایک حدیث ہے جس میں ان سات لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے ان میں ایک شخص کے بارے میں یہ الفاظ ہیں """ورجل تصدق بصدقة أخفاها حتی لاتعلم یمینہ ماتنفق شمالہ """ان الفاظ کو ایک راوی نے یوں بدلا """حتی لاتعلم شمالہ ماتنفق یمینہ """۔۔۔۔

سوال::: المزید فی متصل الاسانید کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: یہ اصطلاح ایسی حدیث کے بارے میں استعمال کی جاتی ہے جس کی متصل سند میں راوی نے اپنے وہم کی وجہ سے کسی راوی کا اضافہ کر دیا۔۔۔

اس کی شرط یہ ہے کہ جس جگہ راوی کا اضافہ کیا گیا ہے وہاں سماع کی تصریح موجود ہو اگر سماع کی تصریح نہیں ہو گی بلکہ """عن""" کے ساتھ وہ اضافہ کیا گیا ہو گا تو زیادتی والی حدیث اس روایت پہ ترجیح پا جائے گی جس میں اس راوی کا اضافہ نہیں ہے۔۔۔

سوال::: خبر مضطرب کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: وہ خبر جس کی سند یا متن میں تغیر سے ثقہ راوی سے ایسا اختلاف پیدا ہو گیا کہ دونوں میں سے کسی کو دوسری پہ ترجیح حاصل نہ ہو مضطرب کہلاتی ہے۔۔۔۔

سوال::: زیادہ تر اضطراب سند میں واقع ہوتا ہے یا متن میں؟؟؟

جواب::: زیادہ تر اضطراب سند میں واقع ہوتا ہے۔۔۔

سوال::: جان بوجھ کر امتحاناً سند یا متن میں اضطراب پیدا کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: ایسا کرنا صرف ایک صورت میں جائز ہے کہ بعد میں اس اضطراب کو ختم کر دیا جائے اس کو رہنے نہ دیا جائے جیسا کہ امام بخاری کے امتحان کے لیے محدثین نے اسناد اور متن کو بدل دیا تھا۔۔۔

اگر یہ اضطراب جان بوجھ کر کسی فاسد غرض کے لیے پیدا کیا گیا تو وہ حدیث موضوع کہلائے گی اور اگر غلطی سے پیدا ہو گیا تو وہ حدیث مقلوب یا معلل کہلائے گی۔۔۔

سوال::: مصحف اور محرف کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: اگر حدیث کی سند اور متن اپنی حالت پہ برقرار ہیں لیکن ان میں تبدیلی محض حروف میں ہوئی اور اس تبدیلی کے ذریعے حروف کی شکل تبدیل نہیں ہوئی بلکہ نقطوں میں فرق آیا تو یہ حدیث مصحف کہلائے گی،، مثلاً ایک حدیث ہے

"""من صام رمضان و أتبعہ ستا من شوال"""اس کو ابو بکر صولی نے یوں بدلا"""من صام رمضان و أتبعہ شیئا من شوال"""۔۔۔۔

اگر یہ تبدیلی حروف کی شکل تبدیل کر دے تو یہ حدیث محرف کہلائے گی مثلا حدیث جابر کے الفاظ ہیں"""رمی ابی""" یہاں ابی سے مراد ابی بن کعب ہیں لیکن تبدیلی کرنے والے نے ابی سے"""میرا باپ"""مراد لے لیا۔۔۔۔

سوال::: کن علماء نے حدیث کی اس نوع کے بارے میں کتب لکھیں؟؟؟

جواب::: امام عسکری اور دار قطنی۔۔۔

سوال::: حدیث کے متن کو جان بوجھ کر بدلنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: حدیث کے متن کو جان بوجھ کر بدلنا بایں طور پر کہ اسے مختصر کرنا یا اس کا مترادف لفظ بولنا جائز نہیں،، مترادف الفاظ کے ذریعے کسی لفظ کو بدلنا اس شخص کے لیے جائز ہے جو الفاظ کے مدلولات کو جانتا ہو،،اختصار کے بارے میں اکثر محدثین کا مؤقف یہ ہے کہ اختصار کرنے والا شخص عالم ہو کیونکہ وہ محض انہی الفاظ کو حذف کرے گا جن کا بقیہ حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اور اس سے نہ مراد بدلے گی اور نہ وضاحت میں فرق آئے گا لیکن جاہل کے لیے یہ کام ناجائز ہے۔۔۔۔

سوال::: روایت بالمعنیٰ کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اس بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔۔۔۔

اکثر اس کے جواز کے قائل ہیں ان کی قوی دلیل یہ ہے کہ جب حدیث کی عجمی زبانوں میں شرح کرنا جائز ہے تو عربی زبان میں اسے تبدیلی کے ساتھ بیان کرنا بدرجہ اولی جائز ہونا چاہیے،،بعض کا کہنا ہے کہ روایت بالمعنیٰ صرف مفردات میں جائز ہے مرکبات میں نہیں،،بعض کا کہنا ہے کہ یہ ایسے شخص کے لیے جائز ہے جسے حدیث کے الفاظ یاد ہوں تاکہ ان میں تصرف کر سکے،،بعض کا کہنا ہے کہ اس شخص کے لیے جائز ہے جس نے حدیث حفظ کی لیکن بھول گیا البتہ حدیث کا مفہوم اس کے ذہن میں موجود تھا پس وہ شخص حدیث سے کوئی حکم اخذ کرنے کے لیے روایت بالمعنیٰ کر سکتا ہے۔۔۔۔

یہ سارا اختلاف اس بات پہ تھا کہ روایت بالمعنی جائز ہے یا نہیں،، لیکن اولی یہی ہے کہ حدیث کو اس کے الفاظ کے ساتھ ہی بیان کیا جائے گا قاضی عیاض رحمۃاللہ علیہ کا کہنا ہے کہ روایت بالمعنی کا دروازہ بند کر دینا چاہیے تاکہ ہر شخص یہ کام نہ شروع کر دے۔۔۔۔

سوال::: اگر حدیث میں ایسے الفاظ آ جائیں جن کا معنی پوشیدہ ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟؟؟

جواب::: اگر ایسے الفاظ کی وجہ سے معنی پوشیدہ ہو جو قلیل الاستعمال ہیں تو اس صورت میں ان کتب کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو غریب الفاظ کے بارے میں لکھی گئیں مثلا:::ابو عبید قاسم کی کتاب جسے موفق الدین نے مرتب کیا تھا،ابو عبیدہ ہروی کی کتاب، زمخشری کی کتاب """الفائق"""،ابن اثیر کی کتاب """النہایہ""" وغیرہ۔۔۔۔۔

اگر وہ الفاظ کثیر الاستعمال ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی مراد واضح نہیں تو پھر ان کتب کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو مشکل الفاظ کے معانی کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔۔۔۔۔

سوال:: راوی کے مجہول ہونے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: راوی کے مجہول ہونے کی دو صورتیں ہوتی ہیں:::

(1)راوی کی ذات پہ دلالت کرنے والی بہت سی چیزیں ہیں مثلا اسم،لقب،کنیت،صفت،پیشہ وغیرہ،، جس چیز سے راوی مشہور ہو اس کی بجائے اس کی دوسری صفت کو ذکر کر دینا تاکہ اسے کوئی اور راوی سمجھا جائے اس سے راوی مجہول الحال ہو جاتا ہے۔۔۔۔

اس کی مثال محمد بن سائب بن بشر کلبی ہیں بعض نے انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کر کے محمد بن بشر کہا بعض نے حماد بن سائب کہا بعض نے ان کی کنیت ابو النضر سے انہیں پکارا بعض نے انہیں ابو سعید اور بعض نے ابو ھشام کہا پس یہ گمان کر لیا گیا کہ یہ ایک جماعت ہے حالانکہ وہ ایک ہی شخص تھے لیکن ان کی صفات مختلف تھیں۔۔۔۔

اس نوع کے بارے میں """الموضح لاوھام الجمع والتفریق""" نامی کتاب خطیب بغدادی نے لکھی۔۔۔۔

(2)دوسری صورت یہ ہے کہ راوی سے بہت کم احادیث روایت کی گئی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ مجھول ہو جاتا ہے،،اس نوع کے بارے میں جو کتاب لکھی گئی اسے وحدان کہتے ہیں اور یہ کتاب امام مسلم اور حسن بن سفیان نے لکھی۔۔۔

سوال:: حدیث مبہم کی تعریف کریں۔۔

جواب::: وہ حدیث جس میں راوی مروی عنہ کا نام اختصار کی وجہ سے حذف کردے وہ یوں کہے""" أخبرنی فلان أو شیخ أو رجل"""۔۔۔

اگر اس روایت کی کسی اور سند میں مبہم راوی کا نام مذکور ہے تو اس کا پتا چل جائے گا اور مبہم روایت کا حکم یہ ہے کہ جب مبہم راوی کا نام پتا نہ چلے اسے قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ روایت قبول کرنے کی شرط راوی کا عادل ہونا جبکہ یہاں سرے سے راوی کا ہی علم نہیں۔۔۔۔

سوال::: مجھول العین اور مجھول الحال راوی کی تعریف کریں نیز ان کی روایت قبول کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اگر کسی شخص سے ایک ہی راوی نے روایت کی تو وہ شخص مجھول العین ہو گا اور اس کی روایت کا حکم مبہم کی طرح ہے البتہ اگر اس سے روایت کرنے والا اگر ثقہ قرار دینے کا اہل ہے اور وہ اس کو ثقہ قرار دے یا اس کے علاوہ کوئی اور شخص اس مجھول العین کو ثقہ قرار دے تو اس کی روایت قبول کرلی جائے گی۔۔۔۔

اگر کسی شخص سے ایک سے زائد لوگ روایت کریں اور اس کی توثیق نہ کی گئی ہو تو اسے مجھول الحال کہا جائے گا اور اسی کو مستور بھی کہتے ہیں۔۔۔۔

مجھول الحال راوی کی روایت کے بارے میں ایک جماعت کا مؤقف ہے مطلقاً قبول کی جائے گی جبکہ جمہور کا مؤقف ہے مطلقاً رد کردی جائے گی لیکن مصنف فرماتے ہیں کہ توقف کیا جائے گا جب تک راوی کی حالت معلوم نہیں ہوتی،،جب راوی کا حال معلوم ہو گا پھر اس اعتبار سے حکم لگایا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: بدعت کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: بدعت کی دو اقسام ہیں:::

(1)بدعت مکفرہ

(2)بدعت مفسقہ

سوال::: بدعت مکفرہ کسے کہتے ہیں؟؟؟نیز اس کے مرتکب کی روایت کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: بدعت مکفرہ یہ ہے کہ وہ شخص ایسا اعتقاد رکھتا ہو جو کفر کو مستلزم ہو۔۔۔۔

اس کی روایت قبول کرنے کے بارے میں چار اقوال ہیں:::

(1)جمہور کے نزدیک اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔۔۔۔

(2)اس کی روایت مطلقا قبول کی جائے گی۔۔۔۔

(3)اگر وہ اپنے عقیدے کی تائید میں جھوٹ بولنا حلال سمجھتا ہے تب اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔۔۔۔

(4) تحقیق یہ ہے کہ اس کی روایت مطلقا رد نہیں کی جائے گی کیونکہ ہر فرقہ دوسرے کو بدعتی اور کافر سمجھتا ہے اگر یوں روایات کو رد کرنا شروع کیا تو پھر کسی بھی اسلامی فرقے کی روایت قبول نہیں کی جاسکے گی،،پس اگر بدعت مکفرہ کا مرتکب کسی امر متواتر مثلا نماز وغیرہ کا انکار کرے تو اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی اور اگر ایسا معاملہ نہیں ہے اور وہ شخص عادل اور تام الضبط ہے تو اس کی روایت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔

سوال::: بدعت مفسقہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مرتکب کی روایت کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: وہ بدعت جو موجبِ کفر نہ ہو بدعت مفسقہ کہلاتی ہے۔۔۔۔

اس کی روایت کو قبول کرنے میں علماء کا اختلاف ہے::: بعض کے نزدیک مطلقاًرد کر دی جائے گی کیونکہ اس کی روایت کو قبول کرنے سے اس کی بدعت کی تشہیر ہو گی لیکن یہ قول بعید ہے کیونکہ محدثین کی کتب ایسے لوگوں کی روایات سے بھری پڑی ہیں۔۔۔۔

ایک قول کے مطابق مطلقا قبول کرلی جائے گی اگر وہ جھوٹ بولنا حلال نہ سمجھتا ہو۔۔۔۔

تیسرے قول کے مطابق اگر وہ اپنی بدعت کی دعوت دینے والا ہے تو اس کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کی بدعت کی تشہیر ہو گی اور اگر وہ اپنی بدعت کی طرف دعوت نہیں دیتا تو اس کی روایت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: ابن حبان بدعتی کی روایت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: ابن حبان فرماتے ہیں کہ اگر وہ اپنی بدعت کی طرف بلانے والا نہیں ہے تو بغیر کسی تفصیل کے اس کی روایت قبول کر لی جائے گی جبکہ ان کا یہ قول غریب ہے،، یہ بات تو ٹھیک ہے کہ اگر وہ اپنی بدعت کا داعی نہیں تو اس کی روایت قبول کی جائے گی لیکن ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ وہ روایت اس کی بدعت کی تائید نہ کرتی ہو،، اگر کوئی روایت اس کی بدعت کو تقویت دے اور وہ شخص اگرچہ اپنی بدعت کی طرف بلانے والا نہیں ہے تب بھی روایت رد کر دی جائے گی،، امام ابو داؤد اور امام نسائی کے شیخ""امام جوزجانی"" نے اس چیز کی صراحت کی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: سوءحفظ سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: سوءحفظ سے مراد ہے کہ کسی شخص کی درستگی کی جانب اس کی خطاء کی جانب پہ راجح نہ ہو یعنی وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہو اور صحیح روایت کم بیان کرتا ہو۔۔۔۔۔

سوال::: سوءحفظ کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: اس کی دو اقسام ہیں:::

(1)سوءحفظ لازم

یہ ہر حال میں طاری رہتا ہے اور اس کی روایت بعض محدثین کی رائے کے مطابق شاذ کہلائے گی۔۔۔۔

(2)سوءحفظ طاری

یہ ہر حال میں طاری نہیں رہتا بلکہ اس کے کچھ اسباب ہوتے ہیں مثلاً بڑھاپے کی وجہ سے، بینائی کے چلے جانے کی وجہ سے، کتب کے جل جانے کی وجہ سے اس کا حافظہ کمزور ہو گیا ہو،، ایسے راوی کو مختلط کہتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: مختلط راوی کی روایت کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اس کی وہ احادیث جسے اس نے حافظے کی خرابی سے پہلے بیان کیں اور ان کا پتا بھی چل گیا کہ یہ احادیث حافظے کی خرابی سے پہلے کی ہیں تو ان کو قبول کر لیا جائے گا اور اگر یہ امتیاز نہ ہو سکے تو اس کی روایت کے بارے میں توقف کیا جائے گا۔۔۔

یہ روایت قبل از اختلاط ہے یا بعد از اختلاط اس کا پتا ان کے شاگردوں سے لگایا جائے گا یعنی جو شاگرد قبل از اختلاط روایت کرتا تھا اس کی روایت قبول کی جائے گی اور جس نے بعد از اختلاط روایت کی اس کے بارے میں توقف کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: متابعت کا کیا فائدہ ہے؟؟؟

جواب::: پیچھے ہم پڑھ کر آئے کہ سوء حفظ والے کی روایت، مستور الحال کی روایت، مرسل اور مدلس روایت کے بارے میں توقف کیا جاتا ہے جب تک کوئی وجہ ترجیح ظاہر نہ ہو جائے،، پس متابعت کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ روایات توقف کے درجے سے نکل کر حسن لغیرہ کے درجے میں آجاتی ہیں۔۔۔۔

سوال::: متن اور اسناد کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: متن تک پہنچنے کا راستہ سند کہلاتا ہے اور کلام کا وہ حصہ جہاں سند ختم ہو جائے متن کہلاتا ہے۔۔۔

سوال::: حدیث مرفوع کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہو اور اس سند کے الفاظ اس بات کا تقاضا کرتے ہوں کہ اس سند کے ذریعے جو منقول ہے وہ صراحتاً یا حکماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول فعل یا تقریر ہے۔۔۔

پس اس اعتبار سے مرفوع کی ابتداء دو اقسام بن گئیں::: صریحی اور حکمی،، اور پھر ان دونوں کی مزید تین تین اقسام بن گئیں::: قولی، فعلی اور تقریری،، یوں یہ چھ اقسام بن گئیں۔۔۔۔

سوال::: قولی صریحی، فعلی صریحی اور تقریری صریحی کی مثال دیں۔۔۔

جواب:::

قولی صریحی کی مثال::: صحابی یہ کہے ""سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول کذا، أو حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکذا"" صحابی یا صحابی کے علاوہ کوئی شخص کہے "" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذا أو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال کذا""۔۔۔

فعلی صریحی کی مثال::: صحابی یہ کہے ""رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یفعل کذا""

تقریری صریحی کی مثال::: صحابی یہ کہے ""فعلت بحضرۃ النبی کذا"" صحابی یا ان کا غیر یہ کہے "" فعل فلان بحضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذا"" اور پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ذکر نہ کرے۔۔۔۔

سوال::: قولی حکمی، فعلی حکمی اور تقریری حکمی کی مثال ذکر کریں۔۔۔

جواب:::

قولی حکمی کی مثال::: صحابی کوئی ایسی بات کہے جس کا تعلق اسرائیلیات سے نہ ہو، نہ وہ ایسی چیز جو جس میں اجتہاد کیا جاسکتا ہو اور نہ اس کا تعلق لغت یا کسی غریب لفظ کی شرح بیان کرنے سے ہو مثلا صحابی آنے والے واقعات کے بارے میں خبر دے تو صحابی کا یہ قول مرفوع کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ ظاہر ہے انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو گی۔۔۔

فعلی حکمی کی مثال::: صحابی کوئی ایسا کام کرے جس میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہ ہو پس ان کا یہ فعل اسی بات پہ محمول کیا جائے گا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت سے ایسا کیا جیسا کہ امام شافعی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی نماز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی نماز کسوف کی ہر رکعت میں دو سے زائد رکوع کرتے تھے۔۔۔

تقریری حکمی کی مثال::: صحابی خبر دے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایسا کیا کرتے تھے تو اس کو بھی مرفوع کا درجہ حاصل ہو گا ظاہر ہے کہ صحابہ کے اس کام کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی ہو گی چونکہ وہ وحی کے نزول کا زمانہ تھا لہذا اگر صحابہ کا کوئی ناجائز کام ہوتا تو فورا وحی نازل ہو جاتی تھی جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید فرماتے ہیں کہ ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا تھا یعنی اگر عزل ناجائز ہوتا تو ضرور بالضرور اس کے بارے میں قرآن کا حکم اترتا۔۔۔

سوال::: وہ الفاظ کنایہ بیان کریں جن کے ذریعے روایت پہ مرفوع کا حکم لگے گا؟؟؟

جواب::: اگر کوئی راوی صحابی سے روایت کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب نسبت والے الفاظ کو صراحتاً کی بجائے کنایۃً استعمال کرے تو وہ مرفوع کے حکم میں ہو گی۔۔۔

وہ الفاظ درج ذیل ہیں:::

یرفع الحدیث، أو یرویہ، أو ینمیہ، أو روایۃ، أو یبلغ بہ، أو رواہ۔۔۔

سوال::: کس شہر کے لوگ حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اختصاراً حذف کر دیتے ہیں؟؟؟

جواب::: اہل بصرہ والے،، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک بہت واضح ہے لہذا بصرہ کے محدثین بعض اوقات اختصاراً نام مبارک حذف کر دیتے تھے مثلا ابن سیرین فرماتے ہیں"""عن ابی ہریرہ قال قال تقاتلون القوم"""۔۔۔۔

سوال::: اگر صحابی یا غیر صحابی نے"""من السنۃ کذا"""کہا تو کیا یہ مرفوع کے حکم میں ہو گا؟؟؟

جواب::: اکثر اسی بات کے قائل ہیں کہ یہ مرفوع کے حکم میں ہو گا،، ابن عبد البر نے تو یہاں تک کہ دیا کہ اس کے مرفوع ہونے پہ اتفاق ہے لیکن ان کا یہ قول محل نظر ہے کیونکہ امام شافعی کے اس بارے میں دو مختلف اقوال ہیں ایک کے مطابق یہ مرفوع کے حکم میں ہو گا اور دوسرے کے مطابق نہیں ہو گا۔۔۔

شوافع میں سے ابو بکر صیرفی، احناف میں ابو بکر رازی اور اہل ظاہر میں سے ابن حزم اس کو مرفوع کے حکم میں نہیں مانتے ان کی دلیل یہ ہے کہ سنت کا اطلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے غیر کے طریقے پہ بھی ہو سکتا ہے((مثلا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا"""علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین""")) لیکن ان کی دلیل کا مصنف نے یہ رد کیا ہے کہ صحابہ کرام سنت سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت لیتے تھے،، مدینہ کے عظیم فقیہ"""سالم"""نے بھی اس بات کی تصریح کی ہے۔۔۔

سوال::: اگر""من السنۃ کذا""مرفوع کے حکم میں ہے تو پھر اسے کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟؟؟صراحتاً مرفوع کے الفاظ ذکر کیوں نہ کیے گئے؟؟؟

جواب::: کیونکہ اس میں زیادہ احتیاط ہے۔۔۔۔

ابو قلابہ نے حضرت انس سے نقل کیا کہ ""من السنۃ اذا تزوج البکر علی الثیب أقام عندھا سبعا""((یعنی سنت میں سے ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ پہ باکرہ سے نکاح کرے یعنی تو اس کے پاس سات دن رہے))ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ میں یہاں صریح الفاظ نقل کر سکتا تھا لیکن جو الفاظ صحابی نے بیان کیے انہی کو بیان کرنا زیادہ اولی ہے۔۔۔

سوال::: صحابی کا قول""أمرنا بکذا أو نُھینا بکذا""مرفوع کے حکم میں آئے گا یا موقوف کے حکم میں آئے گا؟؟؟

جواب::: اس میں علماء کا اختلاف ہے۔۔۔۔

ایک گروہ کے مطابق یہ مرفوع کے حکم میں ہو گا کیونکہ احادیث میں جب مطلقا امر و نہی کا تذکرہ ہو وہاں سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امر اور نہی ہوتا ہے۔۔۔۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حاکم کے ماتحت ہو اور کہے کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے مراد حاکم کا ہی حکم ہو گا،،پس احادیث میں حکم دینے والے اور منع کرنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہذا یہ الفاظ مرفوع کے حکم میں ہوں گے۔۔۔۔۔

بعض آئمہ کا کہنا ہے کہ یہ موقوف کے حکم میں ہیں کیونکہ اس بات میں ابہام ہے کہ یہ نبی کا امر ہے،قرآن کا امر ہے یا اجماع کا امر ہے؟؟؟

ان کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ احادیث میں کسی کام سے منع کرنے والے اور حکم دینے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہذا امر و نہی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر و نہی پہ محمول کیا جائے گا۔۔۔۔۔

اعتراض::: ایسا ممکن ہے کہ صحابی نے جس چیز کو امر سمجھ لیا وہ حقیقت میں امر نہ ہو تو اس پہ مرفوع کا اطلاق کیسے ہو گا؟؟؟

جواب::: یہ اعتراض لغو ہے کیونکہ سارے صحابہ عادل ہیں اور ان سے یہ بات محال ہے کہ کسی ایسی چیز کو امر سمجھ لیں جو حقیقت میں امر نہ ہو۔۔۔۔

سوال::: صحابہ کا یہ کہنا""کنا نفعل کذا""اور کسی کام کے بارے میں کہنا کہ یہ اللہ اور رسول کی اطاعت ہے اور یہ اللہ اور رسول کی نافرمانی ہے کس کے حکم میں آئے گا؟؟؟

جواب::: یہ سب چیزیں مرفوع کے حکم میں آئیں گی۔۔۔۔

سوال::: موقوف حدیث کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس کی سند صحابی تک ہو موقوف کہلائے گی۔۔۔۔

سوال::: صحابی کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: صحابی اس ہستی کو کہتے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ایمان لانے کی حالت میں ان سے ملاقات کی اور ایمان پہ دنیا سے گئے اگرچہ درمیان میں ارتداد آگیا تھا۔۔۔۔

((مصنف چونکہ شافعی ہیں لہذا ان کے نزدیک ارتداد سے صحابیت زائل نہیں ہوتی جبکہ احناف کے نزدیک ارتداد سے صحابیت زائل ہو جاتی ہے لہذا احناف کے مطابق اگر کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ایمان لانے کی حالت میں ملاقات کی تھی لیکن بعد میں مرتد ہو گیا اور پھر اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا موقع نہ مل سکا تو وہ صحابی نہیں کہلائے گا کیونکہ ارتداد تمام نیکیوں کو باطل کر دیتا ہے))۔۔۔۔۔

سوال::: لقاء یعنی ملاقات سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: یہ عام ہے،،خواہ یہ ملاقات پاس بیٹھ کر ہو یا ساتھ چل کر ہو یا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا ہو ان تمام چیزوں سے لقاء حاصل ہو جائے گا۔۔۔

سوال::: عبارت""والتعبیر باللقی اولی من قول بعضھم""سے مصنف کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟؟؟

جواب::: مصنف فرمارہے ہیں کہ بعض لوگوں نے صحابی کی تعریف میں رؤیت کو شرط قرار دیا ہے لیکن وہ درست نہیں بلکہ ملاقات زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر رؤیت کی شرط لگائی جائے تو پھر نابینا صحابہ کرام صحابیت کی فہرست سے خارج ہو جائیں گے۔۔۔

سوال::: صحابی کی تعریف کے فوائد و قیودات بیان کریں۔۔۔

جواب::: فوائد و قیودات سے پہلے تعریف ملاحظہ کریں:::

وھو من لقی النبی مومنا بہ ومات علی الاسلام ولو تخللت ردۃ فی الاصح

اس تعریف میں ""لقی"" جنس ہے،، ""مومنا"" فصل اول ہے اس سے وہ تمام لوگ خارج ہو گئے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات تو کی تھی لیکن ایمان نہیں لائے تھے،، ""بہ"" فصل ثانی ہے اس سے وہ تمام لوگ نکل جائیں گے جو باقی انبیاء پہ ایمان لائے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ایمان نہیں لائے تھے مثلا اہل کتاب،، ""ومات علی الاسلام"" یہ تیسری فصل ہے اس سے وہ تمام لوگ خارج ہو جائیں گے جو حالت ایمان میں ملاقات کے بعد مرتد ہو گئے مثلا عبیداللہ بن جحش اور ابن خطل وغیرہ،، ""ولو تخللت ردۃ"" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ارتداد کی وجہ سے صحابیت زائل نہیں ہو سکتی اگر وہ بعد میں دوبارہ مسلمان ہو جاتا ہے تو صحابی ہی کہلائے گا اگرچہ پھر اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہو مثلا اشعث بن قیس جب دوبارہ مسلمان ہوئے تو حضرت ابو بکر نے اپنی بہن کا نکاح ان سے کروا دیا اور علماء نے صحابہ کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے،، ""فی الاصح"" سے ماتن نے احناف اور شوافع کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا جسے ہم پچھلے سوال میں بیان کر چکے ہیں۔۔۔

سوال::: کیا بعض صحابہ بعض سے افضل ہیں؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، جنہوں نے ساری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گزاری، غزوات میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے وہ ان سے افضل ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مبارکہ میں بہت کم وقت گزارا۔۔۔

سوال::: کسی کے صحابی ہونے کو کیسے پہچانا جائے گا؟؟؟

جواب::: اس کے کئی طریقے ہیں:::

تواتر سے کسی کا صحابی ہونا معلوم ہو سکتا ہے،، شہرت سے کسی کا صحابی ہونا معلوم ہو سکتا ہے یعنی ان کے بارے میں یہ مشہور ہو کہ یہ صحابی ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک بھی صحابی مشہور ہوں،، بعض صحابہ یا ثقہ تابعین کے خبر دینے سے کسی کی صحابیت کا پتا چلایا جاسکتا ہے،، یا اگر کوئی شخص اپنے بارے میں یہ خبر دے کہ میں صحابی ہوں اور اس کا دعویٰ معقول ہو تب اس کو صحابی مان لیا جائے گا۔۔۔

آخری صورت کے بارے میں کچھ علماء نے اشکال کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عادل ہونے کا دعویٰ کرے تو اس سے اس کی عدالت ثابت نہیں ہوتی بلکل اسی طرح صحابیت بھی ثابت نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث مقطوع کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: جس کی سند تابعی یا اس سے نیچے کسی راوی تک جائے وہ حدیث مقطوع کہتی ہے۔۔۔

سوال::: تابعی کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: تابعی وہ شخص ہے جس نے مومن ہونے کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت پہ فوت ہوا ہو۔۔۔

سوال::: کیا مخضرمین کو صحابہ میں شمار کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: مخضرمین وہ لوگ ہیں جنھوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام پایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کی،، ابن عبدالبر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ وہ کبار تابعین میں سے ہیں خواہ ان میں سے کسی نے عہد نبوی میں اسلام قبول کیا ہو یا نہیں۔۔۔

لیکن اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ معراج کی رات تمام زمین والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو مناسب ہے ان کو صحابہ میں شمار کیا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے رؤیت حاصل ہونے کی وجہ سے ملاقات ثابت ہو گئی۔۔۔

سوال::: حدیث مسند کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: مسند وہ حدیث ہوتی ہے جس کو کسی صحابی نے مرفوعاً روایت کیا ہو اور بظاہر اس کی سند متصل ہو۔۔۔۔

سوال::: مسند کی تعریف کے فوائد و قیودات بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

پہلے تعریف ملاحظہ کریں::: المسند مرفوع صحابی بسند ظاھرہ الاتصال

فوائد و قیودات::: """مرفوع""" جنس کی طرح ہے،، جب """صحابی""" کہا تو اس سے غیر صحابی یعنی تابعی یا تبع تابعی کی مرفوع خارج ہو گئی کیونکہ تابعی کی مرفوع روایت مرسل کہلاتی ہے اور تبع تابعی کی مرفوع روایت یا تو معضل ہو گی یا معلق ہو گی،، جب """ظاھرہ الاتصال""" کہا تو اس سے وہ احادیث نکل گئیں جن کی اسناد میں ظاہری طور پر انقطاع پایا جاتا ہے اور وہ احادیث داخل ہو جائیں گی جن میں پوشیدہ طور پر انقطاع پایا جاتا ہے مثلاً مدلس کی عن والی روایت۔۔۔۔

سوال::: امام حاکم، خطیب بغدادی اور ابن عبدالبر نے حدیث مسند کی کیا تعریف فرمائی ہے؟؟؟

جواب:::

امام حاکم کی تعریف::: مسند وہ حدیث ہے جسے محدث اپنے اس شیخ سے روایت کرے جس سے سماع کیا ہو اور پھر وہ شیخ اپنے شیخ سے اسی طرح روایت کرے یہ سلسلہ متصلاً چلتا رہے حتی کہ صحابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ جائے۔۔۔۔

خطیب بغدادی کی تعریف::: ان کے نزدیک جو متصل ہے وہ مسند ہے اس اعتبار سے اگر کوئی موقوف حدیث سند متصل کے ساتھ ذکر ہو تو وہ بھی مسند میں داخل ہو گی۔۔۔۔

ابن عبدالبر کی تعریف::: ان کے نزدیک ہر مرفوع حدیث مسند ہے چاہے وہ مرسل، معضل یا منقطع ہو لیکن یہ تعریف بعید ہے۔۔۔۔۔

سوال::: علو مطلق اور علو نسبی سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: وہ حدیث جس کی سند میں اس جیسی ایک اور روایت کی بنسبت کم واسطے ہوں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہو تو اسے علو مطلق کہتے ہیں،، اگر اس کی سند کے صحیح ہونے پہ اتفاق ہو جائے تو پھر سونے پہ سہاگہ ہو جائے گا کیونکہ اس صورت میں سند کا عالی اور صحیح ہونا جمع ہو جائے گا۔۔۔۔

علو نسبی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں واسطے کم ہوں اور اس کی سند کسی ثقہ محدث مثلاً امام بخاری، امام مسلم، امام شافعی وغیرہ تک پہنچتی ہو اگرچہ اس امام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کثیر واسطے ہوں۔۔۔

سوال::: محدثین عالی سند والی حدیث کو حاصل کرنے میں کیوں رغبت رکھتے تھے؟؟؟

جواب::: کیونکہ عالی سند میں راوی کم ہوتے ہیں اور جس میں راوی کم ہوں وہاں خطا کا احتمال بہت کم ہوتا ہے لہذا وہ عالی اسناد والی احادیث کو حاصل کرنے میں رغبت رکھتے تھے۔۔۔۔

سوال::: سند نازل کسے کہتے ہیں؟؟؟ نیز کیا سند نازل کو سند عالی پہ ترجیح دی جاسکتی ہے؟؟؟

جواب::: وہ سند جس میں واسطے زیادہ ہوں سند نازل کہلاتی ہے۔۔۔

اگر سند نازل کے راوی سند عالی کے راویوں سے زیادہ ثقہ اور فقیہ ہوں تو نازل کو عالی پہ ترجیح دے دی جائے گی۔۔۔

بعض آئمہ کا کہنا ہے کہ سند نازل کو سند عالی پہ مطلقاً ترجیح حاصل ہے کیونکہ سند نازل میں راوی زیادہ ہوتے ہیں اور سب کے بارے میں جرح وتعدیل کرنی پڑتی ہے اور اس میں مشقت زیادہ ہے لہذا نازل کو عالی پہ مطلقاً ترجیح حاصل ہے لیکن مصنف فرماتے ہیں کہ یہ ایک عجیب سی دلیل ہے کیونکہ روایات میں صحت وضعف مطلوب ہوتا ہے مشقت چاہے جتنی بھی ہو اس کی وجہ سے کسی کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔۔۔

سوال::: علو نسبی کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: اس کی چار اقسام ہیں:::

(1)موافقت

(2)بدل

(3)مساوات

(4)مصافحہ

سوال::: موافقت کی تعریف مع مثال بیان کریں۔۔۔

جواب::: اگر صحاح ستہ کے مصنفین کے شیخ تک ان کے علاوہ کسی اور سند سے پہنچا جائے تو اسے موافقت کہتے ہیں۔۔۔

اس کی مثال یہ ہے کہ امام بخاری نے قتیبہ سے روایت کیا اور انہوں نے امام مالک سے روایت کیا،، اگر ہم اسی سند کو بیان کریں یعنی((عن بخاری عن قتیبہ)) تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان آٹھ واسطے آئیں گے لیکن اگر ہم اسی حدیث کو""عن ابی العباس السراج و عن قتیبہ"" کے طریق سے روایت کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان سات واسطے آئیں گے پس یوں امام بخاری کے شیخ قتیبہ میں ایک دوسری سند سے موافقت حاصل ہو گئی۔۔۔

سوال::: بدل کسے کہتے ہیں مع مثال بیان کریں۔۔۔

جواب::: مصنفین کے شیخ الشیخ میں کسی اور سند سے ملنا بدل کہلاتا ہے۔۔۔

مثلا::: امام بخاری نے قتیبہ سے اور انہوں نے امام مالک سے روایت کو بیان کیا،، پس اس سند میں امام مالک امام بخاری کے شیخ الشیخ قرار پائے اگر ہم اسی حدیث کو قعنبی سے روایت کریں اور قعنبی نے امام مالک سے روایت کیا ہو تو قعنبی شیخ الشیخ کا بدل قرار پائیں گے۔۔۔

محدثین کے ہاں اکثر طور پر موافقت اور بدل کی اصطلاح تب استعمال ہو گی جب یہ سند عالی کے ساتھ جمع ہوں گی لیکن کبھی کبھی ان کے بغیر بھی اس کا استعمال کر لیا جاتا ہے۔۔۔

سوال::: مساوات سے کیا مراد ہے؟؟؟ مع مثال وضاحت کریں۔۔۔

جواب::: اگر مصنفین نے کوئی ایک حدیث بیان کی اگر ہم وہی حدیث ان کے طریق کے علاوہ کسی دوسرے طریق سے بیان کریں اور دونوں میں راویوں کی تعداد برابر ہو تو وہ مساوات کہلائے گی۔۔۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک روایت جسے امام نسائی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک گیارہ واسطوں سے بیان کیا اگر ہم وہی حدیث کسی دوسری سند سے بیان کریں اور اس میں بھی گیارہ واسطے ہوں تو یہ مساوات ہے۔۔۔۔۔

سوال::: مصافحہ کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: اگر کسی مصنف کے شاگرد اور ہمارے درمیان سند کے رجال کی تعداد میں برابری آجائے تو اسے مصافحہ کہتے ہیں گویا کہ ہم نے اس مصنف سے مصافحہ کر لیا۔۔۔۔

سوال::: سند نازل کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: جتنی سند عالی کی اقسام ہیں اتنی سند نازل کی اقسام ہیں یعنی ہر سند عالی کے مقابلے میں ایک سند نازل ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سوال:: روایت الاقران کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: اگر راوی اور مروی عنہ روایت کے متعلقہ امور میں سے کسی میں شریک ہوں مثلاً دونوں کی عمر ایک ہو یا دونوں ہم استاد ہوں ((یعنی راوی اور مروی عنہ ایک ہی استاد کے شاگرد ہوں)) تو ان کی روایت """روایت الاقران""" کہلائے گی۔۔۔۔

سوال::: مُدبَّج روایت کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: اگر دو ساتھی ایک دوسرے سے روایت کریں یعنی زید عمرو سے روایت کرے اور عمرو زید سے روایت کرے تو ان کی روایت کو مدبج کہیں گے،، مدبج اور روایت الاقران میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر مدبج """روایت الاقران""" ہو گی لیکن ہر روایت الاقران مدبج نہیں ہو گی۔۔۔۔

سوال::: اگر شاگرد اپنے استاد سے روایت کرے اور استاد اپنے شاگرد سے روایت کرے تو کیا اس کو بھی مدبج کہیں گے ؟؟؟

جواب::: اس میں اختلاف ہے لیکن ظاہر یہی ہے کہ اسے مدبج نہیں کہیں گے بلکہ یہ چیز ""روایۃالاکابر عن الاصاغر"" کی قبیل سے ہے۔۔۔۔

سوال::: مدبج کس سے ماخوذ ہے؟؟؟

جواب::: یہ دیباجتی الوجہ سے ماخوذ ہے۔۔۔۔

سوال::: روایۃالاکابر عن الاصاغر سے کیا مراد ہے؟؟؟ نیز روایۃالاصاغر عن الاکابر کے بارے میں بھی بتائیں۔۔۔۔

جواب::: روایۃالاکابر عن الاصاغر سے مراد ہے بڑے کا چھوٹے سے روایت کرنا اب وہ چاہے عمر میں بڑا ہو یا علم میں،، مثلاً باپ کا بیٹے سے روایت کرنا، صحابہ کا تابعین سے روایت کرنا، شیخ کا اپنے شاگرد سے روایت کرنا۔۔۔۔

اس کا الٹ روایۃالاصاغر عن الاکابر ہے یعنی چھوٹوں کا بڑوں سے روایت کرنا اور یہی طریقہ عام طور پر رائج ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: کس محدث نے روایۃالاباء عن الابناء پہ کتاب لکھی؟؟؟

جواب::: خطیب بغدادی نے

سوال::: سب سے طویل سند جس میں مسلسل آباء کا سلسلہ چلا ہے اس میں کتنے آباء کا ذکر ہے؟؟؟

جواب::: اس میں چودہ آباء کا ذکر ہے یعنی پے در پے چودہ طبقوں کے راویوں نے اپنے اپنے والد سے وہ روایت نقل کی حتی کہ اس کا سلسلہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گیا۔۔۔۔

سوال::: سابق اور لاحق سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اگر دو راویوں نے ایک ہی استاد سے سماع کیا اور ان میں سے ایک کا انتقال پہلے ہو گیا اور دوسرا بعد میں فوت ہوا تو جو پہلے دنیا سے رخصت ہوا اسے سابق کہتے ہیں جبکہ بعد والے کو لاحق کہا جاتا ہے۔۔۔۔

مصنف کے مطابق سابق اور لاحق کے درمیان کا طویل ترین عرصہ 150 سال ہے،، یہ اس طرح ہوا کہ حافظ سلفی سے ابو علی بردانی نے سماع کیا اور ان کا انتقال پانچویں صدی کے بعد اور چھٹی صدی کے شروع میں ہو گیا جبکہ حافظ سلفی کے آخری

شاگردان کے پوتے عبدالرحمن مکی تھے جن کاانتقال ڈیڑھ سو سال بعد 650ھ میں ہواتویوں ابو علی بردانی اور عبدالرحمن مکی جنہوں نے ایک ہی استاد سے سماع کیا دونوں کے درمیان 150 سال کا فاصلہ ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر ایک راوی نے دو شیوخ سے سماع کیااور ان دونوں شیوخ کے نام ایک جیسے تھے یاان کے باپ دادا کانام ایک جیسا ہے یعنی دونوں میں کسی وجہ سے تمیز نہ ہوسکے کہ یہ روایت کس شیخ سے لی ہے تواس صورت میں روایت کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب::: اگر وہ دونوں شیوخ ثقہ ہیں توروایت کو قبول کرلیاجائے گا،،اگر ایک ثقہ ہےاور دوسرا غیر ثقہ توپھر دیکھا جائے گاکہ راوی نے زیادہ عرصہ کس استاد کے پاس گزاراتوپھراس کے اعتبار سے روایت پہ حکم لگایاجائے گااگر دونوں کے ساتھ مساوی عرصہ گزاراتوپھر ظن غالب سے فیصلہ کیاجائے گا۔۔۔۔

اس کی مثال امام بخاری کی ایک روایت ہے جسے انہوں نے احمد سے بیان کیا،،یہاں احمد سے مرادیاتواحمد بن صالح ہیں یااحمد بن عیسیٰ۔۔۔۔

سوال::: اگر شیخ نے اس چیز سے انکار کردیاکہ اس نے راوی کوروایت بیان کی تھی توکیااس روایت کو قبول کیاجائے گا؟؟؟

جواب::: شیخ کے انکار کرنے کی دوصورتیں ہیں:::

(1)انکار یقینی الفاظ کے ساتھ ہوگا مثلا:::راوی نے مجھ پہ جھوٹ باندھایامیں نے اسے یہ روایت بیان نہیں کی تواس صورت میں خبر کورد کردیاجائے گالیکن اس وجہ سے شیخ اوراس کے شاگرد میں کوئی بھی وجہ طعن پیدانہیں ہوگی۔۔۔۔

(2)دوسری صورت یہ ہے کہ شیخ احتمال والے الفاظ کے ساتھ انکار کردے یعنی یوں کہے کہ یہ مجھے یاد نہیں یامیں اسے نہیں پہچانتاتواس صورت میں روایت کو قبول کرلیاجائے گااور شیخ کے انکار کواس کے نسیان پہ محمول کیاجائے گا،،ایک قول یہ بھی ہے کہ روایت کو قبول نہیں کیاجائے گاکیونکہ فرع اصل کے تابع ہے لہذاجب شیخ نے انکار کردیاتوروایت رد کردی جائے گی۔۔۔۔۔

لیکن اس قول کا مصنف نے رد فرمایا ہے انہوں نے کہا کہ جب استاد نے شک والے الفاظ کے ساتھ انکار کیا اور شاگرد عادل ہو تو اس کا عادل ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی روایت قبول کی جائے۔۔۔۔۔

اس بارے میں امام دار قطنی نے کتاب لکھی جس کا نام """من حدث ونسی""" رکھا اس میں انہوں نے اس بات کو ثابت کیا کہ شیخ کے انکار کے باوجود شاگرد کی روایت قبول کر لی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: حدیث مسلسل کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: اگر سند کے تمام راوی حدیث کو بیان کرنے والے صیغوں پہ متفق ہوں یعنی ہر راوی ایک جیسے صیغے بیان کرے مثلا:::سمعت فلانا،، یا اس کے علاوہ کسی قول یا فعل پہ تمام راوی متفق ہوں تو وہ حدیث مسلسل کہلاتی ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا متن میں بھی تسلسل پایا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، تسلسل صرف سند میں پایا جاسکتا ہے متن میں نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: سند میں تسلسل کہاں سے کہاں تک پایا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: اکثر اوقات شروع سے لے کر آخر تک سند میں تسلسل پایا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی سند کے اکثر حصے میں تسلسل پایا جاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے حدیث بیان کرنے والے صیغوں کو کتنے اور کون سے مراتب میں تقسیم کیا ہے؟؟؟

جواب::: مصنف نے آٹھ مراتب میں تقسیم کیا ہے:::

(1)سمعت،حدثنی

(2)أخبرنی،قرأت علیه

(3)قرئ علیه وانا اسمع

(4)أنبأنی

(5)ناولنی

(6)شافھنی

(7)کتب الی

(8)عن، قال،ذکر،روی

سوال::: حدیث بیان کرنے کے پہلے دو صیغوں((یعنی سمعت اور حدثنی)) کو کون استعمال کرتا ہے؟؟؟

جواب::: ان الفاظ کو وہ شخص استعمال کرتا ہے جس نے اکیلے بذات خود شیخ سے حدیث کا سماع کیا،،اگر اس کے ساتھ سماع میں دیگر لوگ بھی شریک تھے تو پھر جمع کے صیغوں کو استعمال کیا جاتا ہے((حدثنا،اخبرنا))البتہ کبھی کبھی تعظیم کے لیے بھی جمع کے صیغوں کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: تحدیث اور اخبار میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: لغوی اعتبار سے تحدیث اور اخبار میں کوئی فرق نہیں،،البتہ محدثین کی اصطلاح میں جب راوی خود شیخ سے سنے تو وہ تحدیث((یعنی حدثنی یا حدثنا)) کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔۔۔

یہ فرق صرف مشرقی علماء کے نزدیک ہے جبکہ مغربی علماء کے نزدیک تحدیث اور اخبار کا ایک ہی معنی ہے۔۔۔۔

سوال:: حدیث کے سماع کو ثابت کرنے میں سب سے صریح صیغہ کون سا ہے؟؟؟

جواب::: حدیث کے سماع کو ثابت کرنے میں سب سے صریح صیغہ """سمعت یا سمعنا""" ہے۔۔۔

سوال::: جس راوی نے حدیث کی شیخ پہ قرات کی تو وہ کون سا صیغہ استعمال کرے گا؟؟؟

جواب::: جس راوی نے خود شیخ کے سامنے حدیث کی قرأت کی تھی تو وہ سند میں یوں کہے گا""" أخبرني، قرأت علیه """،، البتہ اگر وہ ان صیغوں کو جمع میں تبدیل کرتا ہے یعنی یوں کہے""" أخبرنا، قرأنا علیه """تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ایک راوی

شیخ پہ حدیث کی قرأت کر رہا تھا اور بقیہ سن رہے تھے یہی مطلب """قرئ علیہ وانا اسمع""" کا بھی ہے یعنی ایک راوی شیخ پہ قرات کر رہا تھا اور بقیہ راوی سن رہے تھے۔۔۔۔۔

سوال::: پیچھے ایک سوال کے جواب میں تھا کہ اگر راوی نے اکیلے ہونے کی حالت میں شیخ پہ قرات کی تو وہ """أخبرنی یا قرأت علیہ""" کے الفاظ استعمال کرے گا،،اب یہ بتائیں کہ ان دونوں صیغوں میں سے کون سے صیغے کو استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے؟؟؟

جواب::: قرأت علیہ والے صیغے کو استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ صورتحال کے مطابق ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر شاگرد شیخ کے سامنے حدیث کی قرأت کرے اور پھر حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے کہے """قرأت علیہ""" کہ میں نے یہ حدیث فلاں شیخ پہ قرأت کی تھی تو کیا اس کی حدیث کو درست مان لیا جائے گا؟؟؟

جواب::: جمہور کے نزدیک یہ صورت درست ہے جبکہ اہل عراق کا کہنا ہے کہ اس طرح حدیث کو نہیں مانا جائے گا،،امام مالک اور اہل مدینہ نے عراق والوں کے انکار کا سختی سے رد کیا ہے۔۔۔۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ اگر شیخ سے حدیث سنی یا شیخ پہ حدیث کی قرأت کی دونوں صورتیں صحت اور قوت میں برابر ہیں۔۔۔۔

سوال::: انباء کا کیا مطلب ہے؟؟؟

جواب::: لغوی اعتبار سے اور متقدمین کی اصطلاح میں انباء کا معنی """اخبار""" ہے جبکہ متاخرین کی اصطلاح میں یہ """عن""" کی طرح اجازت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا """عن""" والی روایت کو سماع پہ محمول کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: اگر شیخ اور شاگرد کا زمانہ ایک ہو اور شاگرد مدلس نہ ہو تو """عن""" والی روایت کو سماع پہ محمول کیا جائے گا لیکن امام بخاری نے ایک تیسری شرط یہ لگائی ہے کہ دونوں کی ملاقات بھی ثابت ہونی چاہیے تب """عن""" والی روایت کو سماع پہ محمول کیا جائے گا۔۔۔۔۔

سوال::: مشافہت اور مکاتبت سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: شیخ حدیث سنا کر یا راوی سے حدیث پڑھوا کر اسے آگے روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اسے مشافہت کہتے ہیں لیکن اگر شیخ زبانی طور پر راوی کو روایت کی اجازت دے دے ((یعنی نہ خود روایت بیان کرے اور نہ راوی سے کروائے)) تو اس پہ مجازاً مشافہت کا اطلاق ہوتا ہے۔۔۔۔۔

مکاتبت کے بارے میں متاخرین اور متقدمین کی الگ الگ رائے ہے،، متاخرین کے نزدیک شیخ اگر اپنے شاگرد کو لکھ کر روایت بیان کرنے کی اجازت دے دے تو اسے مکاتبت کہتے ہیں خواہ اس نے حدیث لکھی ہو یا نہ لکھی ہو،، متقدمین کے نزدیک مکاتبت یہ ہے کہ شیخ حدیث لکھ کر اپنے شاگرد کو بھیج دے چاہے روایت کرنے کی اجازت دے یا نہ دے اس پہ مکاتبت کا اطلاق ہو گا۔۔۔۔

سوال::: مناولہ کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: شیخ اپنا اصلی نسخہ یا اس کا قائم مقام نسخہ شاگرد کو دے یا شاگرد شیخ کے سامنے اس کا نسخہ پیش کرے اور شیخ یہ کہے """میں اس کو فلاں شیخ سے روایت کرتا ہوں اور تمہیں اسے بیان کرنے کی اجازت دیتا ہوں""" اس کے ساتھ ساتھ مناولے کی شرط یہ ہے شیخ شاگرد کو نسخے کا مالک بنا دے یا اسے عاریۃً دے دے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر مناولے میں شیخ شاگرد کو روایت بیان کرنے کی اجازت نہ دے یعنی صرف نسخہ بھیج دے روایت بیان کرنے کی اجازت نہ دے تو کیا شاگرد کا اس نسخے سے روایت بیان کرنا درست ہو گا؟؟؟

جواب::: جمہور کا موقف ہے کہ اگر شیخ نے اجازت نہیں دی تو شاگرد اس نسخے سے کوئی روایت آگے بیان نہیں کر سکتا جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے چاہے شیخ نے اجازت دی یا نہ دی شاگرد اس نسخے سے روایت آگے بیان کر سکتا ہے کیونکہ استاد کا شاگرد کو اپنا نسخہ بھیجنا اجازت دینے پہ دلیل ہے۔۔۔۔۔

سوال::: وجادت سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: راوی کسی کے خط میں کوئی حدیث لکھی پائے اور وہ خط لکھنے والے کو جانتا ہو تو وہ اس روایت کو یوں بیان کرے گا """وجدت بخط فلان"""((یعنی میں نے فلاں کے خط میں یہ روایت پائی)) اسے وجادت کہتے ہیں۔۔۔۔

خط میں ملنے والی روایت کو ""أخبرنی"" کہ کر بیان کرنا درست نہیں البتہ اگر خط لکھنے والے نے راوی کو روایت بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے تو پھر ""أخبرنی"" کہ کر روایت کو بیان کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: وصیت بالکتاب سے کیا مراد ہے؟؟؟ نیز وصیت بالکتاب والی حدیث کو آگے روایت کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اگر کوئی محدث موت یا سفر کے وقت یہ وصیت کرے کہ میری کتاب فلاں شخص کو دے دی جائے تو اسے وصیت بالکتاب کہا جاتا ہے۔۔۔۔

متقدمین کے نزدیک محض وصیت بالکتاب سے راوی کے لیے روایت بیان کرنا درست ہو گا جبکہ جمہور کے نزدیک وصیت بالکتاب کے ساتھ اگر محدث روایت بیان کرنے کی اجازت دے تب راوی کے لیے روایت آگے بیان کرنا درست قرار پائے گا۔۔۔

سوال::: اعلام کی تعریف اور اس کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اگر شیخ اپنے شاگرد کو کہے کہ میں فلاں کتاب اور فلاں محدث سے روایت کرتا ہوں اسے اعلام کہتے ہیں۔۔۔

اگر شیخ نے روایت کرنے کی اجازت دی تو پھر شاگرد اس کتاب سے روایت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔۔۔

سوال::: اجازت عامہ کی تعریف اور اس کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: اجازت عامہ یہ ہے کوئی محدث یوں کہ دے کہ میں تمام مسلمانوں کو روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں یا ہر وہ شخص جو میرے زمانے میں زندہ ہے اسے اجازت ہے،، یہ صورت معتبر نہیں البتہ اگر وہ کسی ایک شہر والوں کو خاص کر دے تو پھر محدث کا یہ کہنا ان شہر والوں کے حق میں اجازت قرار پائے گا۔۔۔

سوال:: اجازت مجہول اور اجازت معدوم سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: شیخ کا کسی مجہول شخص کو روایت کرنے کی اجازت دینا ""اجازت مجہول"" کہلائے گا اور اس اجازت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

اجازت معدوم یہ ہے کہ ایسے شخص کو اجازت دینا جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا مثلا کسی شخص کو کہنا کہ میں تمہیں اور تمہارے پیدا ہونے والے بچے کو اجازت دیتا ہوں،، اس کا حکم بھی اجازت مجھول کی طرح ہے۔۔۔۔۔

اسی طرح اگر کسی کو اجازت معدوم دی لیکن کسی شرط کے ساتھ معلق کر دی مثلا یوں کہا کہ میں تمہیں اور پیدا ہونے والے بچے کو اجازت دیتا ہوں اگر فلاں شخص چاہے،، تو اس اجازت معلق کا بھی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔۔

سوال::: اجازت عامہ، اجازت معدوم و مجھول کے بارے میں محدثین کے کیا نظریات ہیں؟؟؟

جواب::: خطیب بغدادی نے اجازت مجھول کے سوا بقیہ کو جائز قرار دیا ہے۔۔۔۔

متقدمین میں سے ابو بکر بن داؤد اور ابو عبداللہ بن مندہ نے اجازت معدوم کا استعمال کیا یعنی انہوں نے اجازت معدوم دی تھی۔۔۔۔۔

ابو بکر بن ابی خیثمہ وغیرہ نے اجازت معلق کا استعمال کیا۔۔۔

محدثین کی ایک بڑی جماعت نے اجازت عامہ کا استعمال کیا تھا۔۔۔۔۔

سوال::: متفق و مفترق سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اگر راویوں اور ان کے باپوں کے نام ایک جیسے ہوں لیکن ان کی ذات میں اختلاف ہو تو اس نوع کو متفق و مفترق کہتے ہیں یعنی ایک اعتبار سے یہ راوی متفق ہیں اور دوسرے اعتبار مفترق ہیں۔۔۔۔

اگر اس چیز کی معرفت حاصل نہ کی جائے تو دو اشخاص کو ایک ہی شخص گمان کر لیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: متفق و مفترق اور مہمل میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: مہمل میں ایک راوی کو کوئی راوی سمجھ لیا جاتا ہے جبکہ متفق و مفترق میں دو سے زائد راویوں کو ایک راوی سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: مؤتلف و مختلف کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: اگرراویوں کے نام لکھنے کے اعتبار سے ایک جیسے ہوں لیکن نقطوں میں اختلاف ہو تواس نوع کو مؤتلف ومختلف کہتے ہیں مثلا:::شریح اور سریج---

سوال::: متشابہہ رواۃ سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اگرراویوں کے نام ایک جیسے ہوں اوران کے آباء کے نام میں تھوڑا سا اختلاف ہو جائے تواس نوع کو متشابہہ کہا جاتا ہے مثلا::: محمد بن عقیل اور محمد بن عُقیل ((یعنی پہلے عقیل میں عین پہ فتحہ ہے اور دوسرے عقیل میں عین پہ ضمہ ہے))-----

یا آباء کے نام ایک جیسے ہوں لیکن راویوں کے نام میں نقطوں کا اختلاف ہو جائے،، یا راویوں اوران کے آباء کے نام ایک جیسے ہوں لیکن ان کی ذات میں اختلاف ہو جائے تواس نوع کو متشابہہ کہتے ہیں----

سوال::: محدثین کی اصطلاح میں طبقہ کی تعریف کیا ہے؟؟؟

جواب::: محدثین کی اصطلاح میں طبقہ اس جماعت کو کہتے ہیں جو عمر میں یا کسی شیخ سے ملاقات کرنے میں شریک ہو----

سوال::: طبقات رواۃ کی پہچان کا کیا فایدہ ہے؟؟؟

جواب::: اس سے دومشتبہ ناموں میں امتیاز پیدا ہوتا ہے،، تدلیس کے بارے میں پتا چلایا جاسکتا ہے اور حقیقت پہ واقفیت حاصل ہوتی ہے-----

سوال::: کیا ایک شخص دوطبقات میں پایا جاسکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اگر صحبت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ عشرہ مبشرہ والے طبقے میں شمار کیے جاتے ہیں لیکن اگران کو عمر کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ چھوٹے صحابہ کرام والے طبقے میں گنے جاتے ہیں---

سوال::: راویوں کی تاریخ پیدائش، تاریخ وفات، وطن اور جرح وتعدیل کے احوال کے بارے میں جاننا کیوں ضروری ہے؟؟؟

جواب::: تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کا جاننا اس لیے اہمیت رکھتا ہے کہ اس سے پتا چلایا جا سکتا ہے راوی اور مروی عنہ کی ملاقات ہوئی ہے یا نہیں،، راوی کے وطن کے بارے میں جاننا اس لیے مفید ہے کیونکہ بعض اوقات دو راویوں کے نام ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن جب انہیں مختلف شہروں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے تو ان میں امتیاز پیدا ہو جاتا ہے،، جرح و تعدیل کے احوال کے بارے میں جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ پتا چلے اس راوی کی روایت قبول کی جائے گی یا نہیں۔۔۔۔

سوال::: جرح کے کتنے اور کون سے مراتب ہیں؟؟؟

جواب::: جرح کو بنیادی طور پر تین مراتب میں تقسیم کیا گیا ہے:::

(1)سخت ترین جرح

سخت ترین جرح یہ ہے کہ کوئی ماہر محدث کسی راوی کے بارے میں مبالغہ والے الفاظ کہتا ہے مثلا:::اکذب الناس، رکن الکذب وغیرہ

(2)درمیانی جرح

اس درجے میں پہلے درجے کے الفاظ کی بنسبت اتنی شدت نہیں ہوتی مثلا:::دجال، وضاع وغیرہ

(3)کمزور جرح

اس میں نرمی والے الفاظ سے جرح کی جاتی ہے مثلا:::فلان لین، سیئ الحفظ وغیرہ۔۔۔

سوال::: تعدیل کے مراتب بیان کریں۔۔۔

جواب::: تعدیل کے بھی تین مراتب ہیں:::

(1)اعلیٰ

(2)اوسط

(3)ادنی

اعلیٰ درجے کی تعدیل یہ ہے کہ محدث کسی کی تعدیل کرتے ہوئے اسم تفضیل کا صیغہ استعمال کرے مثلا::: أوثق الناس

اوسط درجے کی تعدیل یہ ہے کہ راوی کی تعدیل والی صفات کا تکرار کیا جائے مثلا::: ھو ثقۃ ثقۃ، ھو ثقۃ حافظ۔۔۔

ادنی درجے کی تعدیل یہ ہے کہ کسی راوی کی ایسی صفت ذکر کی جائے جو جرح کے ادنی مرتبے کے قریب ہو مثلا::: ھو شیخ یروی حدیثہ،، یعتبر بہ

سوال::: کس شخص کی تعدیل معتبر ہو گی؟؟؟

جواب::: جو شخص تعدیل کے اسباب کے بارے میں معلومات رکھتا ہے اس کا کسی کی تعدیل کرنا معتبر ہو گا اور تعدیل کے ثابت ہونے کے لیے ایک شخص کا تعدیل کرنا ہی کافی ہے ایک سے زائد لوگوں کی حاجت نہیں۔۔۔

سوال::: کس شخص کی جرح و تعدیل کو قبول نہیں کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: صرف عادل شخص کی جرح و تعدیل قبول کی جائے گی،، جو شخص جرح میں افراط کا شکار ہو اس کی جرح قبول نہیں کی جائے گی اور اسی طرح جو شخص صرف ظاہر دیکھ کر کسی کی تعدیل کر دے اس کی تعدیل بھی قبول نہیں کی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: جرح و تعدیل میں ایک عالم کی کیا ذمہ داری ہے؟؟؟

جواب::: جرح و تعدیل کرنے والے کو چاہیے کہ اس میں سستی سے کام نہ لے کیونکہ اگر اس نے کسی غیر ثقہ کی تعدیل کر دی تو گویا کہ اس نے غیر ثابت کو ثابت کر دیا اور اگر کسی ثقہ راوی کی غلطی سے جرح کر دی تو ساری زندگی کے لیے اسے عیب دار کر دیا۔۔۔

سوال::: جرح میں غفلت کے اسباب بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اس کے کئی اسباب ہیں:::

نفسانی خواہش،ذاتی دشمنی، حسد، بغض، مسلکی اختلافات وغیرہ۔۔۔۔

سوال::: جرح مقدم ہے یا تعدیل؟؟؟

جواب::: ایک گروہ نے مطلقاً جرح کو تعدیل پہ مقدم رکھا جبکہ اس میں تفصیل ہے۔۔۔۔

اگر کسی کی جرح و تعدیل دونوں ہوئی ہیں اور جرح کو تفصیل سے مع اسباب بیان کیا گیا ہے تو جرح کو مقدم رکھیں گے۔۔۔۔

اگر جرح و تعدیل دونوں ہوئی ہیں اور جرح کو اسباب کے ساتھ بیان نہیں کیا تو تعدیل مقدم ہو گی۔۔۔۔

اگر تعدیل نہیں ہوئی تو اس صورت میں اجمالاً جرح بھی کر دی گئی تو وہ ثابت ہو جائے گی۔۔۔۔

تمت بالخیر